بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 52

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 15

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

12 صفر 1424 ہجری 15 شہادت 1382 ہش 15/اپریل 2003ء

Postal Reg. No. PB\0154\2003 TO 2005

1504.
Er. M.Salam,
Dpty. Chief Engineer (P&M)Elect.
HPSEB Vidyut Bhawan,
Shimla - 171 004 (H.P)

قادیان 15/اپریل (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ آج حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کی بصیرت افروز تشریح بیان فرمائی۔

احباب جماعت پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جب ہم مسلمانوں کے معتقدات پر نظر کرتے ہیں تو دجال کا فتنہ ان کے ہاں عظیم الشان فتنہ ہے

((ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام))

قران شریف کو سورۃ فاتحہ سے شروع کر کے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن پر ختم کیا ہے۔ لیکن جب ہم مسلمانوں کے معتقدات پر نظر کرتے ہیں تو دجّال کا فتنہ ان کے ہاں عظیم الشان فتنہ ہے اور یہ ہم کبھی تسلیم نہیں کر سکتے کہ خدا تعالیٰ دجّال کا ذکر ہی بھول گیا ہو۔ نہیں بات اصل یہ ہے کہ دجّال کا مفہوم سمجھنے میں لوگوں نے دھوکہ کھایا ہے۔ سورۃ فاتحہ میں جو دو فتنوں سے بچنے کی دعا سکھلائی گئی ہے۔ اوّل غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِم۔ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ سے مراد باتفاق جمیع اہل اسلام یہود ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت امت پر آنے والا ہے جبکہ وہ یہود سے تشابہ پیدا کرے گی۔ اور وہ زمانہ مسیح موعود ہی کا ہے۔ جبکہ اس کے انکار اور کفر پر اسی طرح زور دیا جائے گا جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے کفر پر یہودیوں نے دیا تھا۔ غرض اس دعا میں یہ سکھایا گیا ہے کہ یہود کی طرح مسیح موعود کی توہین اور تکفیر سے ہم کو بچا۔ اور دوسرا عظیم الشان فتنہ جس کا سورۃ فاتحہ میں ذکر کیا ہے اور جس پر سورۃ فاتحہ کو ختم کر دیا ہے وہ نصاریٰ کا فتنہ ہے۔ جو وَلَا الضَّآلِّیْن میں بیان فرمایا ہے۔ اب جب قرآن شریف کے انجام پر نظر کی جاتی ہے تو وہ بھی ان دونوں فتنوں کے متعلق کھلی کھلی شہادت دیتا ہے۔ مثلاً غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ کے مقابل میں سورۃ تَبَّتْ یَدَا ہے۔ مجھے بھی فتوے کفر سے پہلے یہ الہام ہوا تھا۔ اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْ کفر۔ اوقدلی یا ھامان لعلّی اطلع علیٰ الٰہ موسیٰ و انّی لاظنّہ من الکاذبین۔ تبّت یدا ابی لھب و تب ما کان لہٗ ان یدخل فیھا اِلّا خائفاً وما اصابک فمن اللہ۔ یعنی وہ زمانہ یاد کر کہ جبکہ مکفر تجھ پر تکفیر کا فتویٰ لگائے گا۔ اور اپنے کسی حامی کو جس کا لوگوں پر اثر پڑ سکتا ہو کہیگا کہ میرے لئے اس فتنہ کی آگ بھڑکا۔ تا میں دیکھ لوں کہ یہ شخص جو موسیٰ کی طرح کلیم اللہ ہونے کا مدعی ہے خدا اس کا معاون ہے یا نہیں۔ اور میں تو اسے جھوٹا خیال کرتا ہوں۔ ابی لہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے اور آپ بھی ہلاک ہو گیا۔ اس کو نہیں چاہئے تھا کہ اس میں دخل دیتا مگر ڈر ڈر کر اور جو رنج تجھے پہنچے گا وہ خدا کی طرف سے ہے۔

غرض سورۃ تبّت میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کے فتنہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور وَلَا الضَّآلِّیْن کے مقابل قرآن شریف کے آخر میں سورۃ اخلاص ہے۔ اور اس کے بعد کی دونوں سورتیں سورۃ فلک اور سورۃ الناس ان دونوں کی تفسیریں ہیں۔ ان دونوں سورتوں میں اس تیرہ و تار زمانہ سے پناہ مانگی گئی ہے۔ جبکہ مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ لگا کر مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کا فتنہ پیدا ہوگا۔ اور عیسائیت کی ضلالت اور ظلمت دنیا پر محیط ہونے لگے گی۔ پس جیسے سورۃ فاتحہ میں جو ابتدائے قرآن ہے۔ ان دونوں بلاؤں سے محفوظ رہنے کی دعا سکھائی گئی ہے۔ اسی طرح قرآن شریف کے آخر میں بھی ان فتنوں سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم کی۔ تا کہ یہ بات ثابت ہو جائے کہ اوّل با آخر نسبتے دارد۔

سورۃ فاتحہ میں جو ان فتنوں کا ذکر ہے وہ کئی مرتبہ بیان کیا ہے مگر قرآن شریف کے آخر میں جو ان فتنوں کا ذکر ہے وہ بھی مختصر طور پر سمجھ لو۔

الضالین کے مقابل آخر کی تین سورتیں ہیں۔ اصل تو قُلْ ھُوَ اللّٰہُ ہے اور باقی دونوں سورتیں اس کی شرح ہیں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ کا ترجمہ یہ ہے کہ نصاریٰ سے کہہ دو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔

پھر سورۃ الفلق میں اس فتنہ سے بچنے کے لئے یہ دعا سکھائی: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ یعنی تمام مخلوق کے شر سے اس خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ جو رب الفلق ہے یعنی صبح کا مالک ہے۔ یا روشنی ظاہر کرنا اس کے قبضہ و اقتدار میں ہے۔ رب الفلق کا لفظ بتاتا ہے کہ اس وقت عیسائیت کے فتنہ اور مسیح موعود کی تکفیر اور توہین کے فتنہ کی اندھیری رات احاطہ کر لے گی۔ اور پھر کھول کر کہا کہ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ۔ اور میں اس اندھیری رات کے شر سے جو عیسائیت کے فتنہ اور مسیح موعود کے انکار کے فتنہ کی شب تار ہے، پناہ مانگتا ہوں۔ پھر فرمایا: وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور میں ان زنانہ سیرت لوگوں کی شرارت سے پناہ مانگتا ہوں جو گنڈوں پر پھونکیں مارتے ہیں۔ گرہوں سے مراد وہ معضلات اور مشکلات شریعت محمدیہ ہیں جن پر جاہل مخالف اعتراض کرتے ہیں اور ان کو ایک پیچیدہ صورت میں پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ میں ڈالتے ہیں

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

عراق کی جنگ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

(فرمودہ خطبہ جمعہ 4/اپریل 2003ء بمقام مسجد فضل لنڈن)

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے سابقہ خطبہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ کی صفت ''القوی'' کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا اور خطبہ جمعہ کے آخر میں عراق کی جنگ کے متعلق یوں ارشاد فرمایا کہ ''عراق کی جنگ کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے۔ ایک تو احمدیوں کو مالی امداد اپنے احمدی ایمنسٹی کے ذریعہ ضرور بھجوانی چاہئے کیونکہ بہت مصیبت میں لوگ مبتلاء ہیں اور جہاں تک دعا کا تعلق ہے یہ دعا کرنی چاہئے:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

کہ اے اللہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے، پارہ پارہ کر دے اور ان کو پیس کر رکھ دے۔ ایک اور دعا ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

تو یہ دعائیں کریں لیکن یاد رکھیں کہ ان لوگوں میں بھی خدا کے نیک بندے موجود ہیں اور وہ عراق کے مسلمانوں سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ پس جتنی ریلیز نکل رہی ہیں ان میں کثرت کے ساتھ غیر مسلم شامل ہوتے ہیں اور وہ عراق کے ساتھ یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں وہ ہماری بددعاؤں کے مستحق نہیں ہیں اللہ ان کو بچائے اور جو ان میں ظالم ہیں ان کو پکڑے''

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

عراق امریکہ جنگ ═ نئے زاویے نئے تجزیے!

امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے آج سے بارہ سال قبل جب عراق پر حملہ کیا تھا تو میری طرح لاکھوں لوگوں نے اسے صرف بلیک اینڈ وائٹ ٹی وی پر دوردرشن کی ان معلومات سے ہی سنا اور دیکھا ہوگا جو اس نے مکمل طور پر مغربی ذرائع ابلاغ سے حاصل کی تھیں۔ ان دنوں ملک کے باشندے جنگ کے متعلق وہی معلومات نہایت بے چینی سے دیکھتے وپڑھتے تھے جو ہمارے اخبارات ریڈیو اور ٹیلی ویژن مغربی ذرائع ابلاغ سے حاصل کرتے تھے۔ مغربی ذرائع ابلاغ جن میں بی بی سی، سی این این اور یورپی اخبارات وغیرہ شامل تھے ایک تو جنگ کی مکمل خبریں نشر نہیں کرتے تھے دوسرے جو بھی بتاتے تھے وہ سنسر کے راستہ سے گزر کر عوام کے سامنے پہنچتا تھا۔ وہ یہ بتاتے رہے کہ ہماری افواج صرف دشمن کے دفاعی ٹھکانوں پر حملہ کر رہی ہیں۔ وہ یہ بھی بتاتے کہ وہ عام پبلک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہے ان کے میزائل نشانے پر لگ رہے ہیں۔ وہ یہ بھی بتاتے کہ وہ جنگ سے بے حال عوام کی روٹی، کپڑا، ادویات اور لحاف وغیرہ سے بھرپور خدمت کر رہے ہیں۔ اور سوائے ان ذی فراست لوگوں کے جو یہ جانتے تھے کہ یہ اس دور کے دجال ہیں تمام دنیا اس بات پر مطمئن رہی کہ مغربی دنیا ایک تو جھوٹ نہیں بولتی دوسرے یہ کہ ان میں انسانوں کی ہمدردی ہے۔

لیکن اب بارہ سال بعد جو جنگ ہو رہی ہے اس میں مد مقابل ذرائع ابلاغ نے ان کی سچائی اور انسان دوستی کا پول کھول دیا ہے۔ 20 مارچ کو جنگ کے پہلے روز ہی امریکہ نے اعلان کیا کہ ان کی افواج نے بغداد ریڈیو پر قبضہ کرلیا ہے۔ 21 مارچ کو سینکڑوں کی تعداد میں عراقی فوجیوں کو سرنڈر کرتے ہوئے دکھایا گیا اور حیرت کی بات ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ نے بھی پہلے دو روز تک بالکل وہی خبریں نشر کیں جو امریکن ذرائع سے انہیں دستیاب ہوئیں اور یہاں کے نمائندے کویت میں بیٹھے ہوئے امریکن فوجیوں سے ہی معلومات حاصل کرتے رہے۔ لیکن جب عرب کے الجزیرہ چینل اور عراقی سیٹلائٹ چینل نے دنیا کے سامنے صحیح معلومات فراہم کیں تو ایک طرف تو دنیا حیران رہ گئی اور دوسری طرف امریکہ اور اس کے اتحادی صحیح صورت حال دیکھ کر بوکھلا گئے۔ عرب چینلز نے امریکہ کی اس ہولناک بمباری کے نظارے دنیا کو دکھائے جس میں معصوم انسانوں پر بے تحاشہ بم برسائے گئے تھے۔ معصوم انسانوں کی لاشوں کے ڈھیر، ملبوں میں تبدیل شدہ مکان اور ان پر بیٹھے ہوئے معذور اور بے سہارا مکین، زخمیوں سے بھرے ہوئے ہسپتال اور بلکتے ہوئے بچے عجیب دل ہلا دینے والا منظر پیش کر رہے تھے ساتھ ہی انہوں نے امریکی فوجیوں کو دکھایا جو کہ عراقی فوجیوں نے پکڑے تھے اور جن سے وہ باقاعدہ ٹیلی ویژن پر پوچھ تاچھ کر رہے تھے اس سے امریکہ کو اپنا ظلم بھول کر اقوام متحدہ کے وہ ریزولیشن یاد آ گئے جو کہ جنگی قیدیوں کی حفاظت وعزت کے متعلق ہیں۔ یورپین ذرائع ابلاغ بار بار کہتے رہے کہ امریکن افواج بغداد کے قریب قریب پہنچ رہی ہیں لیکن عرب چینلز نے وضاحت کی کہ بغداد تو بہت دور ہے ابھی ام قصر پر بھی مکمل قبضہ نہیں ہوسکا ہے۔ عراقی افواج ام قصر بصرہ نجف کربلا اور نصیریا وغیرہ پر سخت مزاحمت کر رہی ہیں اور اتحادی افواج کو کھانے پینے اور تیل وغیرہ کیلئے سخت پریشانی کا سامنا ہے۔

جنگ کی خبروں کی اس متوازن صورتحال سے اہل دنیا کو پتہ چل گیا ہے کہ مغربی ذرائع ابلاغ صرف پراپیگنڈا کے ذریعہ مشرق کو دفاعی، اقتصادی معاملات میں کس قدر بے وقوف بناتے رہے ہیں۔ اور اب جبکہ ذرائع ابلاغ نے دنیا کو ایک خاندان کی طرح کر دیا ہے تو صحیح معلومات سے ان کو اپنی اوقات یاد آ گئی ہے۔ دوسری حیرت انگیز بات یہ سامنے آئی کہ امریکہ کی خفیہ ایجنسیاں اپنے دفاع جیسے معاملات میں بھی غیر ذمہ دار ہیں۔ دراصل انہوں نے اپنے تکبر کی وجہ سے عراق کی طاقت کو صحیح طور پر جانچا ہی نہیں اور یہی سوچتی رہیں کہ ہماری افواج دو چار دن کے اندر اندر ہی بغداد پر قبضہ کر کے اپنی مرضی کی حکومت وہاں کے عوام پر مسلط کر دیں گی۔ لیکن میدان جنگ میں انہیں معلوم ہوا کہ عراقی افواج اس قدر کمزور نہیں ہیں جتنا انہوں نے سمجھ رکھا تھا۔ دوسرے یہ بات بھی سامنے آئی کہ عراقی عوام امریکی افواج کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ تیسرے یہ کہ ان کی مدد کے لئے دیگر عرب ممالک سے اب تک کئی ہزار فدائین دستے عراق پہنچ گئے ہیں۔

ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ امریکہ اگر عراق پر بھاری تباہی اور جانی نقصان کے بعد یہ جنگ جیت بھی جائے گا تو اس کے لئے لڑائی بڑے عبرتناک اسباق چھوڑے گی۔ امریکہ نے اگرچہ لڑائی میں تمام کاروائیاں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر کی ہیں لیکن بالآخر ہر تدبیر اس پر الٹی پڑی ہے۔ لڑائی شروع ہونے سے کئی روز قبل امریکہ اور برطانیہ میں جنگ مخالف جلوس نکلوائے گئے جن کی شروعات دراصل اس بناء پر کروائی گئی تھی کہ مسلم ممالک بالخصوص عرب ممالک میں امریکہ وانگلینڈ کی تحفظات اور ان کے باشندوں کو کسی طرح کا خطرہ نہ ہو اور دنیا یہ محسوس کرے کہ امریکہ و برطانیہ کے عوام تو ہمارے ساتھ ہیں اس خیال سے ہم ان کے شہریوں اور مفادات کو اپنے ممالک میں کیوں نقصان پہنچائیں۔ شروع میں تو ایک سکیم کے تحت یہ اجتماعی ریلیاں کروائی گئیں لیکن بالآخر عوام خود بخود مشتعل ہو گئے اور بھاری تعداد میں امریکہ برطانیہ آسٹریلیا جرمنی فرانس جاپان چین بھارت پاکستان وغیرہ ممالک میں جنگ مخالف جلوس نکالے گئے اور حقیقی طور پر عوام نے اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا۔ جب یہ دیکھا گیا کہ یہ منصوبہ تو فیل ہو گیا ہے عوام تو حقیقی طور پر مشتعل ہو گئے ہیں تو اب جنگ کے حق میں ریلیاں نکالی جانے لگی ہیں۔ اس میں شک نہیں ہے کہ امریکہ وبرطانیہ نے دنیا کی بھاری اکثریت کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کر کے جنگ کی شروعات کر دی ہے اب دیکھنا ہے کہ امریکہ جس کو سپر پاور کا دعویٰ ہے وہ جیتتا ہے یا عوام کی سپر پاور!

اس تمام پس منظر میں اس حقیقت کی طرف بھی دھیان دینا ضروری ہے کہ امریکہ کی یہ لڑائی بظاہر دنیا کو کیمیادی و جراثیمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کیلئے ہے اور اسی کی خاطر وہ صدام حسین کے نظام حکومت کو ختم کرنے کا دعویدار ہے لیکن یہ کیسی پاکیزگی ہے کہ اس بہانے لاکھوں معصوم عوام پر بھاری بھرکم ہتھیاروں سے تباہی وبربادی اور ہلاکت ڈھائی جارہی ہے۔ وہ بھی ایسی صورت میں جب کہ اقوام متحدہ کے مقرر کردہ اسلحہ انسپکٹران نے صاف طور پر اعلان کر دیا کہ جہاں تک انہوں نے دیکھا ہے عراق کے پاس اجتماعی تباہی کے ہتھیار نہیں ملے ہیں۔

بہر حال کچھ بھی ہو اپنے مفادات کی خاطر معصوم عوام کو کچلنے والے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا بھیانک اور خوفناک چہرہ تمام دنیا کے سامنے آ گیا ہے۔ یہ جنگ کیا کروٹ لیتی ہے، مسلمان کس قدر خودکش ہوں گے، ٹیررازم کتنے نقطہ عروج پر پہنچے گی، عراق کا آنے والے دنوں میں کیا حشر ہوگا، دیگر مسلم ممالک کس مصیبت سے دوچار ہوں گے، کس کس مقام پر کس کس ملک میں کتنے فدائی دستے تیار ہوں گے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا لیکن یہ ایک حتمی حقیقت ہے کہ ظالم کے ظلموں کی بھی ایک حد مقرر ہے۔ دجال صفت امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو آنے والی تاریخ کے سامنے اپنی تکبر، انانیت کا ضرور جواب دینا ہوگا مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان جلد خدائے بزرگ وبرتر کی طرف لوٹیں اور آنے والے مامور کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں۔

(منیر احمد خادم)

لہو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی

خیال و خواب ہوئی ہیں محبتیں کیسی
لہو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی
نہ شب کو چاند ہی اچھا نہ دن کو مہر اچھا
یہ ہم پہ بیت رہی ہیں قیامتیں کیسی
وہ ساتھ تھا تو خدا بھی تھا مہربان کیا کیا
بچھڑ گیا تو ہوئی ہیں عداوتیں کیسی
عذاب جن کا تبسم ثواب جن کی نگاہ
کھنچی ہوئی ہیں پسِ جاں یہ صورتیں کیسی
ہَوا کے دوش پہ رکھے ہوئے چراغ ہیں ہم
جو بجھ گئے تو ہَوا سے شکایتیں کیسی
جو بے خبر کوئی گزرا تو یہ صدا دی ہے
میں سنگِ راہ ہوں مجھ پر عنایتیں کیسی
نہیں کہ حسن ہی نیرنگیوں میں طاق نہیں
جنوں بھی کھیل رہا ہے سیاستیں کیسی
نہ صاحبانِ جنوں ہیں نہ اہلِ کشف و کمال
ہمارے عہد میں آئیں کثافتیں کیسی
جو ابر ہے سو وہ اب سنگ و خشت لاتا ہے
فضا یہ ہو تو دلوں کی نزاکتیں کیسی
یہ دورِ بے ہُنراں ہے بچا رکھو خود کو
یہاں صداقتیں کیسی کرامتیں کیسی

عبید اللہ علیم

نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے۔ والدین کا شکر بھی واجب ہے بالخصوص ماں کا جس نے اس کی پرورش کی۔ والدہ مرحومہ کی یاد میں اور ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر حضور ایدہ اللہ کی طرف سے

غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے مناسب امداد کا انتظام کرنے کا اعلان

(قرآن مجید، احادیث نبویہ، لغت، اقوال بزرگان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور اور شاکر کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -فرمودہ ۲۱ / فروری ۲۰۰۳ء مطابق ۲۱ تبلیغ ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفاتِ شکور اور شاکر کا مضمون بیان ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس ضمن میں سب سے پہلے میں شکور اور شاکر کے لغوی معانی پیش کرتا ہوں:۔

حضرت امام راغب فرماتے ہیں:

شکر، نعمت کو مدنظر رکھنے اور اس کا اظہار کرنے کو کہتے ہیں۔ اس کی ضد کفر ہے جس کا مطلب ہے: نعمت کو بھول جانا اور اس کو چھپانا۔

دَابَّةٌ شُکُوْرٌ ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کا صحتمند ہونا اس کے مالک کی توجہ سے پالنے کی طرف اشارہ کرتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ یہ "عَیْنٌ شَکْرَی" سے ماخوذ ہے۔ یعنی ایسی آنکھ جو بھری ہوئی ہو اور انعام کرنے والے کے ذکر سے ڈبڈبا آئے۔

نَاقَةٌ شَکِرَةٌ ایسی اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں۔

شکر تین طرح سے ممکن ہے:

دل کا شکر۔ نعمتوں کا تصور کر کے انہیں مدنظر رکھنا۔

زبان کا شکر۔ یعنی انعام کرنے والے کی تعریف کرنا۔

تمام اعضاء کا شکر ادا کرنا۔ یعنی نعمت کا بدلہ اس طرح چکانا جس طرح کہ اس کو بدلہ دینے کا حق ہے۔ جیسے فرمایا: اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا۔

جب اللہ تعالیٰ کو شکر سے متصف کیا جائے تو اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر انعام فرمانا۔ (مفردات) اب اللہ تعالیٰ بھی شکور ہے مگر اللہ تعالیٰ کا تو کوئی بندہ بھی احسانمند نہیں ہے اس لئے شکور ان معنوں میں ہے کہ وہ غیر معمولی طور پر اس کی معمولی قربانیوں کو بھی قبول فرماتا ہے اور پہلے سے بہت زیادہ بڑھ کر ان کو دیتا ہے۔

امام ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ

الشکور، خدا تعالیٰ کی صفت ہے جس کا مطلب ہے کہ بندوں کے تھوڑے عمل بھی اس کے ہاں بڑھتے رہتے ہیں اور وہ انہیں بڑھا چڑھا کر بدلہ دیتا ہے اور اس کا اپنے بندوں سے شکر یہ ہے کہ وہ انہیں بخش دیتا ہے۔ (لسان العرب)

شکر سے متعلق بعض احادیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر نہیں کرتا۔ اور جو بندوں کا شکر نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدم ذکر کفر یعنی ناشکری ہے۔ جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔

(مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو اُن میں سے لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہو۔ (المعجم الکبیر للطبرانی۔ رقم ۶۴۸)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کو اس قدر لمبا قیام فرماتے تھے کہ اس کی وجہ سے آپ کے پاؤں سوج جایا کرتے تھے۔ اس پر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ آپ کے سارے گناہ بخشے گئے ہیں، پہلے بھی اور بعد کے بھی تو آپ کیوں اتنا لمبا قیام فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں خدا کا عبد شکور نہ بنوں۔ جس نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے کیا میں اس کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نہ کھڑا ہوا کروں۔

(بخاری کتاب التفسیر، سورة الفتح، باب قوله ليغفرلک الله ما تقدم من ذنبک وما تأخر)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو خیر و برکت عطا کرنا چاہتا ہے تو اس کی عمریں بڑھا دیتا ہے اور انہیں شکر بجالانا سکھلا دیتا ہے۔ (کنزل العمال جلد ۲ صفحہ ۵۳) تو شکر بجالانے کا فن بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ وہ سکھائے تو انسان سیکھتا ہے ورنہ کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے۔ آپ نے دیکھا کہ یہود نے یوم عاشوراہ کا روزہ رکھا ہوا ہے۔ اس پر آپ نے پوچھا کہ تم اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو بہت عظیم الشان دن ہے انہوں نے جواب دیا۔ کیونکہ اس دن موسیٰ اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے نجات بخشی تھی۔ چنانچہ موسیٰ نے شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھا تھا اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ موسیٰ سے ہم لوگ تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے ہم بھی اس دن روزہ رکھا کریں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد عاشورہ کا روزہ رکھا۔ (مسلم کتاب الصیام)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ حَمَّادُوْنَ کھڑے ہو جائیں۔ لوگ پوچھیں گے کہ حَمَّادُوْنَ کون ہیں۔ ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور حَمَّادُوْنَ کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ لوگوں نے سوال کیا یا رسول اللہ! یہ حمّادون کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو ہر حال میں خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

(ترمذی کتاب الادب. باب انّ الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده)

اب دیکھئے آجکل ایک ملامتی فرقہ ہے جو جان بوجھ کر گندے اور برے کپڑا پہنتے ہیں تا کہ کسی کو پتہ نہ لگے کہ وہ کیا ہیں؟ یہ نہایت نامعقول حرکت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس نے جو نعمت عطا کی ہو اس کو وہ ظاہر کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا، آپ کو بعض دفعہ خوبصورت لباس دیا گیا آپ نے وہ لباس اوڑھا یہ الگ بات ہے کہ صحابہ میں سے بعض نے مانگ لیا تا کہ ان کے ساتھ کفن بن جائے۔ مگر بہر حال رسول اکرم ﷺ نے اس سے

گریز نہیں فرمایا۔

سب سے اچھی جو جزا ہے وہ یہ دعا ہے جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ یا جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا۔ جو ایسی بات کہے اس نے شکر کی انتہا کردی۔(ترمذی۔ کتاب البر و الصلۃ) اب میرے پاس بھی بہت سے تحفے لوگ لے کے آتے ہیں خواتین کھانا وانا پکا کے بھیجتی ہیں۔ میری کوشش تو ہوتی ہے کہ ان کی کچھ بہتر جزا دوں مگر میرے لئے یہ ممکن نہیں ہے کیونکہ تعداد ان کی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ تو میں بھی اسی حدیث کے مطابق احسن الجزاء کی دعا دیتا ہوں۔

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے کوئی معروف سلوک کرے تو اس کے بدلہ میں اس سے ویسا ہی سلوک کرے۔ جو ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا ذکر خیر کرے۔ پس جس نے اس کا ذکر خیر کیا اُس نے گویا اس کا شکر ادا کیا۔ اور جو اس نعمت سے پیٹ بھرنا چاہتا ہے جس کو وہ حاصل نہیں کر سکتا تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جھوٹ سے تیار شدہ کپڑے پہنے ہوئے ہے۔(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

''کسی شخص کے انعامات کو یاد کرتے رہیں تو اس کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مرتبہ بڑی گھبراہٹ کے موقعہ پر ایک دعا اس طرح سے پڑھی ہے۔

''اے میرے محسن اور میرے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم کر اور میری بیباکی اور ناسپاسی کو معاف فرما اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش کہ بجز تیرے کوئی چارہ نہیں۔ آمین ثم آمین''۔(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۲۷۷)

کنز العمال سے اللہ تعالیٰ کی صفت شکور اور شاکر کے بارے میں بعض بزرگوں کے اقوال پیش ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے۔ یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا چھوڑ دے۔(کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

قتادہ کہتے ہیں کہ شکور ایسا بندہ ہے کہ جب کچھ دیا جاتا ہے تو شکر ادا کرتا ہے اور جب آزمایا جاتا ہے تو صبر کرتا ہے۔ اور بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کے دو حصے ہیں ایک حصہ صبر ہے اور دوسرا شکر۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ (ابراہیم)(تفسیر القرطبی۔ زیر آیت ھذا)

''حلیۃ الاولیاء'' میں لکھا ہے کہ امام سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ شاکر وہ شخص ہے جو جانتا ہے کہ یہ آسائش اور نعمت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس نے اسے اس لئے عطا کی ہے تا کہ دیکھے کہ وہ کیا کرتا ہے اور کس طرح اس کا شکر ادا کرتا ہے(حلیۃ الاولیاء جلد ۷ صفحہ ۲۸۷)

شاکر وہ ہے جو عیش اور آرام پر شکر ادا کرتا ہے اور شکور ایسا شخص ہے جو مصیبت پر بھی شکر ادا کرتا ہے۔ اسی طرح شاکر وہ شخص ہے جو عطا پر شکر ادا کرتا ہے جبکہ شکور محرومی پر بھی شکر ادا کرتا ہے(التعریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۷)

علامہ آلوسی ''روح المعانی'' میں بیان فرماتے ہیں کہ شکر یہ ہے کہ انعام کرنے والے کا ذکر اس کثرت سے کیا جائے کہ وہ ذکر سے پُر ہو جائے اور اس کی تین قسمیں ہیں: دل سے شکر ادا کرنا، زبان سے شکر ادا کرنا اور اعضاء جسمانی سے شکر ادا کرنا۔(روح المعانی جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۹)

حمد بجالانا بھی شکر کے اظہار کا ایک طریق ہے اس لئے ہمیں ہر کام اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔ سب حقیقی تعریفوں کی مستحق صرف اللہ کی ہستی ہے۔ اس لئے حمد اگر کسی کی کی جانی چاہئے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی کی جانی چاہئے۔ غیر اللہ کے لئے حمد ہو ہی نہیں سکتی۔ اس کا شکر ہو سکتا ہے لیکن حمد صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہونی چاہئے کہ اس کی ذات تمام صفات حسنہ کی جامع ہے۔

امام ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں کہ حمد اور شکر دونوں ملتا جلتا مفہوم رکھتے ہیں لیکن حمد کا لفظ زیادہ وسعت رکھتا ہے جیسا کہ حمد میں انسان کسی کی ذاتی صفات اور احسان کی تعریف کرتا ہے۔ جبکہ شکر کسی کی صفات پر نہیں کرتا بلکہ صرف اس کے احسان پر کرتا ہے اور انہی معنوں میں حدیث ہے اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّکْرِ کہ حمد شکر کی انتہا ہے۔ حمد تو خدا کے سوا کسی کی ہو نہیں سکتی۔ شکر دنیا میں سب کا ہو سکتا ہے لیکن حمد صرف اللہ ہی کے لئے ہے۔

ثعلب نے کہا ہے کہ شکر صرف احسان پر ہوتا ہے جبکہ حمد احسان پر بھی ہو سکتی ہے اور بغیر احسان کے بھی اور یہی ان دونوں (کے معنوں) میں فرق ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محامد اور بہترین ثناء (کے معارف) اس طور پر کھولے ہیں کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ دوسری روایت ہے ہر کام جو اللہ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت اور بے اثر ہوتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح۔ سنن ابو داؤد، کتاب الادب)

حضرت ابی بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی خوشی پہنچتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے۔

ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ جب آپ کو کوئی خوشی کی خبر پہنچتی یا آپ کو کوئی بشارت ملتی تو آپ اللہ تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر سجدہ میں گر جاتے۔(سنن ابن ماجہ۔ کتاب اقامۃ الصلوۃ۔ باب ماجاء فی الصلوٰۃ و السجدۃ)

ایک دفعہ انگلستان میں مجھے تجربہ ہوا کہ کھانا کھانے کے لئے جب ہم بیٹھے تو ہماری جو مہمان نواز عورت تھی وہ کچھ دیر کے لئے خاموش رہی اور مجھے کہا آپ کھائیں آپ کیوں خاموش ہو گئے ہیں۔ ہمیں تو حکم ہے کہ کھانے سے پہلے ہمیشہ Grace پڑھا کریں، میں نے اس کو کہا آپ کو صرف کھانے سے پہلے Grace کا حکم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو ہمیں ہر چیز سے پہلے خدا کی Grace کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہر وہ امر جو خدا کے حکم کے بغیر خدا کے ذکر کے بغیر ہو وہ بے برکت ہوتا ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی خوشی کی خبر ملتی تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ کہ سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس کی نعمت سے نیکیاں کمال کو پہنچتی ہیں۔ اور جب کوئی ایسا معاملہ پیش آتا جسے آپ ناپسند فرماتے تو یہ دعا کرتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ یعنی میں ہر حال میں اللہ کی حمد کرتا ہوں۔(کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۷)

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رابعہ بصری کی خدمت میں گئے۔ آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہوئیں اور صبح تک نماز میں مصروف رہیں اور صبح یہ فرمایا کہ اب میں شکر کا روزہ رکھوں گی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری رات نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

(تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۳ ذکر حضرت رابعہ بصریؒ)

ایک حضرت مرزا مظہر جانِ جاناںؒ دلی کی بہت دلچسپ روایت ہے۔ بہت بزرگ انسان تھے انہیں لڈو بہت پسند تھے اور وہ بھی دلی کے بالائی کے لڈو جو بنتے تھے بہت لذیذ ہوتے تھے۔ ایک دفعہ اپنی مجلس میں آپ نے وہ لڈو لئے اور اپنے ایک شاگرد غلام علی کو دے دیئے۔ وہ چھوٹے چھوٹے لڈو ہوتے ہیں ایک دم چٹ کر گیا۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے فرمایا کہ بھئی دیکھو یہ لڈو کھانے کا طریقہ نہیں ہے۔ تو اس نے کہا پھر مجھے بھی سکھا دیں۔ آپ نے کہا میں تمہیں سکھا دیتا ہوں۔ اگر ٹھہر جاؤ جب کہیں سے تحفہ آئے گا تو پھر تمہیں سکھاؤں گا۔ لڈو آئے، حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہیں لڈو کھانے نہیں آتے اب میں تمہیں سکھاتا ہوں۔ سبحان اللہ، سبحان

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off . 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

اللہ میں نے یہ لڈو جو کھانا شروع کیا ہے تمہیں پتہ ہے کن کن چیزوں سے بنتا ہے۔ انہوں نے چیزوں کے نام گنائے بالائی ہے اس میں، میٹھا ہے، میدہ ہے، یہ سن کر انہوں نے فرمایا۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ میاں غلام علی تمہیں پتہ ہے یہ میٹھا جو اس لڈو میں پڑا ہے کس طرح بنا؟ انہوں نے بتایا کہ زمیندار نے پہلے گنا بویا پھر بیلنے میں اس کو بیلا پھر رس تیار ہوئی اس سے شکر بنائی گئی۔ حضرت مظہر جان جاناں فرمانے لگے دیکھو وہ زمیندار جس نے نیشکر کو بویا تھا وہ کس طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر راتوں کو اُٹھ کر اپنے کھیتوں میں گیا، اس نے ہل چلایا، کھیتوں کو پانی دیا اور لمبے عرصہ تک محنت و مشقت برداشت کرتا رہا۔ صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھالے۔ یہ کہہ کر وہ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے۔ چھ ماہ زمیندار اپنے کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر کس محنت سے اس نے نیشکر (یعنی گنے) کو بیلا اس سے رس نکالی اور پھر آگ جلا کر کتنی دفعہ وہ اس دنیا کے دوزخ میں گیا۔ محض اس لئے کہ مظہر جانِ جاناں ایک لڈو کھالے۔ اس کے بعد انہوں نے اسی طرح میدہ اور بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کر دیں اور اس کے متعلق بڑی تفصیل سے بیان فرمایا کہ ہر چیز جو اس میں پڑتی ہے اس پہ لوگوں نے بڑی محنت کی ہوئی ہے اور گویا اللہ تعالیٰ کا یہ حکم تھا کہ یہ چیزیں تیار کرو اس لئے کہ میرا ایک غلام بندہ مظہر جان جاناں لڈو اٹھا کے اس سے لطف اندوز ہو۔ (تفسیر کبیر جلد۷ صفحہ ۱۸ تا ۱۹)

انسان پر اپنے والدین کا شکر بھی واجب ہے۔ انسان سمجھتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے شکر کا حق ادا کر چکا ہے۔ حالانکہ اس کے والدین بالخصوص ماں نے بچپن میں جس طرح اُس کی پرورش کی، اس کو پالا پوسا، اسے علم سکھایا اور آداب سکھائے، اس کی خاطر تکلیفیں برداشت کیں تو اسے بڑے ہو کر یاد بھی نہیں رہتیں۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کعبہ کا طواف کر رہے تھے تو (وہاں) ایک شخص اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے یہ کہتا جا رہا تھا کہ میں اپنی ماں کو اٹھائے ہوئے ہوں۔ پس کیا ایسے کرنے سے بیٹا اپنی اس ماں کا جس نے اسے (نو مہینے اپنے پیٹ میں) پالا اور اپنا دودھ پلایا، بدلہ چکا سکتا ہے؟ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ ایک گھونٹ دودھ کا قرض بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(مکارم الاخلاق لعبد اللہ بن ابو بکر القرشی المتوفی ۲۸۱ہجری صفحہ ۷۷)

ہمارے عبدالعزیز صاحب ڈوگر کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ پارٹیشن کے بعد اپنی بوڑھی والدہ کو اپنی پیٹھ پر چڑھا کر ساری سرحد پار کرائی، اللہ ان کو بہترین جزا دے۔ یہ بھی ایک بڑی خدمت تھی مگر بہر حال اس خدمت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں جو ماں بچے کی کرتی ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! میرے والد نے میرا مال لے لیا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنے والد کو میرے پاس لے آؤ۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ پر جبریلؑ نازل ہوئے اور کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو السلام علیکم کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ جب تمہارے پاس بوڑھا شخص آئے تو اس سے اس چیز کے بارہ میں دریافت کرو جو اس نے اپنے دل میں کہی ہے اور اس کے کانوں نے بھی اس کی وہ صدا نہیں سنی۔

پھر جب وہ بوڑھا آیا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کہا تمہارے بیٹے کا کیا معاملہ ہے وہ تمہاری شکایت کرتا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس کا مال لے لو۔ اس پر اس بوڑھے نے کہا یا رسول اللہ! اس سے دریافت تو کیجئے۔ کیا میں نے اس کے مال کو اس کی کسی پھوپھی یا خالہ پر خرچ کیا ہے یا میں نے اسے اپنے اوپر خرچ کیا ہے؟ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس بات کو چھوڑو۔ مجھے وہ بات بتاؤ جو تم نے اپنے دل میں کہی ہے، اس کو تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا۔ اس پر اس بوڑھے نے کہا۔ یا رسول اللہ! قسم اللہ تعالیٰ کی جو ہمیں بڑھاتا ہے۔ میں نے اپنے دل میں ایک ایسی چیز کہی ہے جسے میرے کانوں نے نہیں سنا۔

اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہو میں سنتا ہوں۔ اس پر اس شخص نے کہا تو سنئے:۔

تیرے پیدا ہونے سے لے کہ میں تیری کفالت کرتا رہا اور تیرے جوان ہونے تک میں نے تجھ پر احسانات کئے۔ جو کچھ میں تجھ پر نچھاور کرتا تھا اسی سے تو کھاتا بھی تھا اور پیتا بھی تھا۔

اب تو اس شفقت پر جو میں تجھ پر کرتا رہا ہوں اور اُس پرورش کو جو میں تیری کرتا رہا ہوں اس کو بھول رہا ہے۔

جب کبھی تُو رات کو بیمار پڑ جاتا تو میں تیری بیماری کی وجہ سے رات بھر سو نہیں سکتا تھا اور غمزدہ حالت میں جاگتے ہوئے صبح کرتا تھا۔ گویا میں تیری ناتوانی کی وجہ سے اس قدر کمزور و ناتوان ہو گیا کہ میری آنکھیں ہر وقت آنسو بہاتی رہیں۔

میری جان کو تیری موت کا ڈر لگا رہتا تھا حالانکہ اسے معلوم ہے کہ موت کا وقت مقرر ہے۔

پس جب تو اس عمر اور انتہا کو پہنچا جس سے کوئی امید وابستہ کی جا سکتی ہے۔ میں تجھ سے کیا کیا امیدیں لگا بیٹھا تھا۔ جب کہ تو نے بدلہ مجھے سنگدلی سے دیا اور تند خوئی سے دیا گویا کہ تو ہی مجھ سے انعام و اکرام کرنے والا تھا۔

پس اے کاش! جب کہ تو اپنے باپ کا حق پدری ادا نہیں کر سکتا تھا تو اتنا ہی کر لیتا جتنا ایک ہمسایہ ایک ہمسایہ سے سلوک کرتا ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے بیٹے کو گریبان سے پکڑا اور کہا جا تُو اور جو کچھ تیرا ہے وہ تیرے باپ کا ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد لحافظ نور الدین ابی بکر الھیثمی۔ باب فی مال الولد. المجلد الرابع صفحہ ۱۵۵۔ دار الکتاب العربی۔ بیروت)

انسان اگر لوگوں کے حالات پر غور کرنا چاہے تو اُسے اپنے سے ادنیٰ لوگوں کے حالات پر غور کرنا چاہئے۔ یہ رسول اللہ اکرم ﷺ کی بہت ہی پیاری نصیحت ہے، حقیقت میں اگر انسان دیکھے تو اس سے ادنیٰ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سی چیزوں سے محروم ہیں بعضوں کی ٹانگیں نہیں ہیں بعضوں کو اور کمزوریاں لاحق ہیں۔ بعضوں کی آنکھیں نہیں، بعضوں کے کان نہیں تو اگر غور کرے تو ہر چیز پر اس کے دل میں شکر پیدا ہوگا۔ فرماتے ہیں کمزوروں کے حالات پر نظر کرنے سے خدا کا شکر پیدا ہوتا ہے۔ لنگڑوں، لولوں، اندھوں اور بہروں وغیرہ کو انسان دیکھے اور اُن کی معذوری اور محتاجی کی حالت پر غور کرے تو اس سے اس کی طبیعت بکثرت شکر کی طرف مائل ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: 'جو تم میں سے کم درجہ والا یا کم وسائل والا ہے اُس کی طرف دیکھو اور اُس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے، یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے'۔ اگر انسان نچلے کی طرف دیکھنے کی بجائے اوپر والے کی طرف نگاہ کرے تو اس سے حسد پیدا ہوتا ہے اور اگر نچلے والے کو دیکھے تو اس سے شکر پیدا ہوتا ہے۔ 'یہ (طریق اختیار کرنا) تمہیں اس لائق بنا دے گا کہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کی ناقدری نہیں کرو گے'۔ (مسلم کتاب الزھد)

بخاری کی کتاب میں یہ الفاظ بھی درج ہیں کہ جب تم میں سے کوئی اس کی طرف دیکھے جسے اُس پر مال میں اور شکل وصورت میں فضیلت عطا کی گئی ہے تو اُسے چاہئے کہ اس کی طرف دیکھے جس کو یہ فضیلت ۔ (بخاری کتاب الرقاق)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ دو خصائل ایسے ہیں کہ جس شخص میں ہوں خدا تعالیٰ اس کو صابر اور شاکر لوگوں میں لکھ لیتا ہے۔ یہ دو خصائل نہ ہوں تو اللہ اس کو صابر اور شاکر لوگوں میں نہیں لکھتا۔ اور وہ خصائل یہ ہیں:

جو شخص اپنے دین میں اپنے سے اعلیٰ مقام کے حامل شخص کو دیکھتا ہے اور اس کی اقتداء کی کوشش کرتا ہے اور اپنے دنیاوی معاملات میں اپنے سے کمتر شخص کو دیکھتا ہے اور اس بات پر اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے فضیلت عطا فرمائی ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شکر گزار بندوں میں شمار فرما لیتا ہے۔ (ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ و الرقائق و الورع عن رسول اللہ ﷺ)

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اس کا ہر کام نیکی ہے اور یہ سوائے مومن کے کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ اگر اُسے آسائش پہنچے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ اس کی نیکی ہو جاتی ہے اور اگر اسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کی نیکی شمار ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَطِعْ اَبَاكَ

اپنے باپ کی اطاعت کر

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

Auto Traders

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان:: 248-5222'248-1652'243-0794

رہائش:: 237-0471'237-8468

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ جس کا بچہ وفات پا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ کیا تو نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں یا اللہ! تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کیا تم نے اس کے دل کا ٹکڑا چھین لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں یا اللہ۔ (اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کو علم نہیں سب کچھ ہو گیا ہے۔ یہ محض ایک بیان کا اظہار ہے۔) اس پر اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ مجھے بتاؤ میرے بندوں نے اس پر کیا کہا؟ فرشتے بتاتے ہیں کہ اس نے تیری حمد بیان کی اور انّا للّٰہ و انّا الیہ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بناؤ اور اس کو بیت الحمد کا نام دو۔

(ترمذی۔ کتاب الجنائز)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

حقوق و فرائض کا ہر وقت نگاہ رکھنا مومن کے لئے مستحب کام ہے۔ مصائب میں اللہ پر بھروسہ ہو کہ ان مصائب کی کچھ حقیقت نہ سمجھے اس کی تہ کے اندر جو حکمتیں ہیں اور فضل ہیں ان تک انّا للّٰہ کے ذریعے پہنچے۔ ایک دفعہ میں جوانی میں الحمد پڑھنے لگا۔ تو اچانک مجھے خیال آیا کہ مجھے تو ایک بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے اور کچھ عرصہ کے لئے میری زبان رک گئی اور میں الحمد نہ پڑھ سکا اور جو نمازی تھے پیچھے وہ بھی حیرت سے دیکھتے رہے کہ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو کیا ہو گیا ہے کہ نماز میں اچانک رک گئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ نے وہ نماز جاری رکھی اور کچھ عرصہ رکنے کے بعد پھر خیال آیا کہ جو کچھ میرا اچھ گیا ہے ہاتھ سے یہ تو اللہ ہی کا تھا، اسی کی عطا سے سب کچھ ہے۔ تو پھر میرے منہ سے بڑے زور سے نکلا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اور ساتھ ہی بڑے زور کے ساتھ حمد جاری ہوئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ میں نے کہنا شروع کر دیا۔ (حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ ۱۲۹)

اب اس مختصر خطبے کے بعد میں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا ذکر بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ غریبوں کی بہت ہمدرد تھیں اور بہت مہربان وجود تھیں ہمیشہ انہوں نے مجھے بھی غریبوں اور ضرورتمندوں کی مدد کرنے کی تربیت دی۔ ان کی اس نیکی کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی خاطر میں آج ایک اعلان کرنے والا ہوں۔ پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو بھینسیں رکھنے کا بہت شوق تھا اور بھینسیں رکھتی تھیں تو خود ہی ان کا دودھ بھی دھویا کرتی تھیں اس میں سے مکھن نکالتی تھیں اور بہت سے غریب آدمی باہر آتے تھے اور وہ توقع رکھتے تھے ان کو بھی لسّی مل جائے تو اس لسّی کے ساتھ مکھن کی ایک ڈلی بھی ساتھ رکھ دیا کرتی تھیں اور اس طریق سے آپ نے مجھے سمجھایا کہ اس طرح غریبوں کی ہمدردی کرنی چاہئے۔ غریب بچیوں کے جہیز کا انتظام کیا کرتی تھیں اور بہت سی ایسی بچیاں تھیں یا دوسری غریب جن کے جہیز کا آپ نے ہمیشہ انتظام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا دے۔

اب ان کی یاد میں اور ان کے احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے، احسان کا بدلہ تو نہیں اتارا جا سکتا مگر ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر، میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بیٹیاں بیاہنے والے ہیں اور غربت کی وجہ سے ان کو کچھ دے نہیں سکتے، کچھ تھوڑے بہت کپڑے، کچھ سنگھار کی چیزیں یہ تو لازمی ہیں ورنہ وہ اپنے سسرال میں جا کر بہت شرمندہ ہوتی ہیں۔ مجھ سے کئی بچیوں نے بیچاریوں نے یہ خط لکھ کے اپنے درد کا اظہار کیا ہے کہ ہمارے پاس کچھ زیادہ چیزیں نہیں تھیں معمولی کپڑے تھے نتیجہ یہ نکلا کہ سسرال پہنچے تو طعنے ملنے شروع ہو گئے اور بہت سے طعنے ملتے ہیں۔ یہ تو ظلم کرتے ہیں جو طعنے دیتے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی سنت تو یہ تھی کہ دو کپڑوں میں اپنی بیٹی کو رخصت کیا ہے اور کوئی جہیز وغیرہ نہیں تھا۔ مگر اب رواج پڑ گیا ہے اس لئے دیکھا دیکھی کچھ نہ کچھ ضرور کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے حسب توفیق میں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں۔ وہ بے تکلفی سے مجھے لکھیں ان کا مناسب گزارہ ہو جائے گا اور جہیز کی رسم کسی حد تک پوری ہو جائے گی۔ اگر میرے اندر اتنی توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس۔ تو انشاء اللہ جماعت کے کسی فنڈ سے ان کی امداد کر دی جائے گی مگر ان کو توفیق مل جائے گی کہ ان کی بیٹیاں خیر و خوبی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے اور جس حد تک مجھ میں توفیق ہے میں انشاء اللہ ضرور ان کی مدد کروں گا اور اللہ ان کو آسانی کے ساتھ رخصت کرے۔

****

امتحان دینی نصاب مجلس انصار اللہ بھارت و

دینی نصاب برائے انعامی مقابلہ اطفال الاحمدیہ

اس سال مجلس انصار اللہ بھارت کا امتحان دینی نصاب اپریل کے آخری اتوار مورخہ 03-4-27 کو ہوگا نصاب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1)......قرآن مجید باترجمہ پارہ واذا سمعوا (سورۃ المائدہ آیت نمبر 84 تا 121)......... 50 نمبر

2)......کتاب فتح اسلام (رقم فرمودہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام) مکمل......... 25 نمبر

3)......دینی معلومات کا بنیادی نصاب صفحہ 30 تا 54......... 25 نمبر

نوٹ :: اپنے طور پر سال رواں کے دوران مطالعہ کے لئے کتاب تبلیغ ہدایت از صفحہ 200 تا 230 مقرر کی گئی ہے۔ اس کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔

ضروری ہدایات برائے مذکورہ بالا تعلیمی نصاب::

شق نمبر 1:: صف دوم کے انصار سے باقاعدہ معروف طریق کے مطابق امتحان لیا جائے گا۔

شق نمبر 2:: صف اول کے انصار کو open book examination کی رعایت دی جاتی ہے۔

شق نمبر 3:: مندرجہ بالا دونوں شقوں کے علاوہ جو انصار کسی معذوری کے باعث اگر پرچہ جات نہ لکھ سکتے ہوں ان سے زبانی امتحان لیا جائے گا تا کہ اس طرح زیادہ سے زیادہ انصار دینی کتب کا مطالعہ کر کے اپنی دینی معلومات بڑھا سکیں۔ اراکین مجلس انصار اللہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ مجوزہ دینی نصاب کی کتب کا آرڈر ملنے پر کتب قیمتاً دفتر مہیا کر دے گا۔ انشاء اللہ۔

دینی نصاب برائے انعامی مقابلہ اطفال الاحمدیہ::

احمدی بچوں میں معلومات کا شوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ بھارت کے موقع پر قیادت تعلیم انصار اللہ ایک زبانی امتحان کا اہتمام کرتی ہے۔ گزشتہ تین سالوں سے یہ امتحان محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت کی نگرانی میں لیا جا رہا ہے۔ اس امتحان میں اول دوم سوم آنے والے اطفال کو نقد انعام کے علاوہ سند کامیابی بھی دی جاتی ہے۔ اس امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

(1) نماز باترجمہ (2) سورہ بقرہ کی ابتدائی 17 آیات زبانی یاد کرنا (3) آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں یاد کرنا (4) دین اسلام کے بنیادی عقائد (5) حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حالات زندگی (6) خلفاء راشدین کے مختصر حالات زندگی (7) سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مختصر تاریخ (8) خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختصر حالات زندگی (9) درّثمین اور کلام محمود سے پندرہ اشعار زبانی سنانا (10) مقدس شہروں کا تعارف۔

نوٹ:: زعماء کرام اس کے مطابق اپنی مجلس کے اطفال کی تیاری کروا کر قادیان کے مرکزی اجتماع میں بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

بقیہ صفحہ :: (1)

اور یہ دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک تو پادری اور ان کے دوسرے پس خوردہ کھانے والے اور دوسرے وہ ناواقف ضدی ملاں جو اپنی غلطی کو تو چھوڑتے نہیں اور اپنی نفسانی پھونکوں سے اس صاف دین میں اور بھی مشکلات پیدا کر دیتے ہیں۔ اور زنانہ خصلت رکھتے ہیں کہ خدا کے مامور اور مرسل کے سامنے نہیں آتے۔ پس ان لوگوں کی شرارت سے پناہ مانگتے ہیں اور ایسا ہی ان حاسدوں کے حسد سے پناہ مانگتے ہیں اور اس وقت سے پناہ مانگتے ہیں جب وہ حسد کرنے لگیں۔

اور پھر آخر سورۃ میں شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہنے کی دعا تعلیم فرمائی ہے جیسے سورۃ الفاتحہ کو والضالین پر ختم کیا تھا ویسے آخر سورۃ میں خنّاس کے ذکر پر ختم کیا تا کہ خنّاس اور ضالین کا تعلق معلوم ہو اور آدم کے وقت میں بھی خنّاس جس کو عبرانی زبان میں نحاش کہتے ہیں جنگ کیلئے آیا تھا۔ اس وقت بھی مسیح موعود کے زمانہ میں جو آدم کا مثیل بھی ہے ضروری تھا کہ وہی نحاش ایک دوسرے لباس میں آتا۔ اور اسی لئے عیسائیوں اور مسلمانوں نے باتفاق یہ بات تسلیم کی ہے کہ آخری زمانہ میں آدم اور شیطان کی ایک عظیم الشان لڑائی ہوگی جس میں شیطان ہلاک کیا جائے گا اب ان تمام امور کو دیکھ کر ایک خدا ترس آدمی ڈر جاتا ہے کیا یہ میرے اپنے بنائے ہوئے امور ہیں جو خدا نے جمع کر دئے ہیں۔

کس طرح پر ایک دائرہ کی طرح خدا نے اس سلسلہ کو رکھا ہوا ہے۔ ولا الضَّالین پر سورۃ فاتحہ کو جو قرآن کا آغاز ہے ختم کیا اور پھر قرآن شریف کے آخر میں وہ سورتیں رکھیں جن کا تعلق سورۃ فاتحہ کے انجام سے ہے۔

ادھر مسیح اور آدم کی مماثلت ٹھہرائی اور مجھے مسیح موعود بنایا تو ساتھ ہی آدم بھی میرا نام رکھا۔ یہ باتیں معمولی باتیں نہیں ہیں۔ یہ ایک علمی سلسلہ ہے جس کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس کی بنیاد رکھی ہے۔ (ملفوظات مطبوعہ لندن جلد 3 صفحہ 30-227)

قسط سوئم

تسلسل کے لئے دیکھیں بدر فروری 03ء

ہندو مذہبی کتب مقدسہ میں توحید الٰہی

﴿محترم خورشید احمد صاحب پر بھاکر درویش ہندی قادیان﴾

شریمد بھگوت گیتا

خدا کے جلوے::

ہندوؤں کی مقدس مذہبی کتب میں پر برھم لا تدرکہ الابصار کو اکیلا ،لافانی ،غیر مرئی ، محیط کل عالم، بنائے تخلیق کائنات کہا گیا ہے۔ اس برہم کا احساس اُس کے اظلال اور جلوؤں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ہر غیر مرئی اور ملکوتی وجود کا احساس مرئی صورت میں ہوتا ہے تو اس کا احساس کسی دوسری مادی چیز سے جانا جاتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کا احساس اس کے اظلال اور جلوؤں سے ہوتا ہے۔

استدلال کی رو سے اس کے دو تصور مانے جاتے ہیں۔ ایک وحدت فی الکثرت ۔ دوسرا کثرت فی الوحدت۔ ہندو قوم کے ہاں پر برہم، خدائے لطیف کا حلول مانا جاتا ہے جس کی تائید ہندو قوم شریمد بھگوت گیتا سے کرتی ہے۔ جس سے جملہ مخلوقات میں خدا تعالیٰ کا حصہ مانا جاتا ہے۔ چنانچہ بھگوت گیتا میں آتا ہے:

(شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 13 شلوک 16)

''अविचक्तं च भूतेषु विभक्त मिवचस्थितं ।
भूतयर्त च तज्ज्ञे यं ग्रसिषराग्रु प्रभविष्रागुच ।।''

اَللّٰهُ الخالق البارئ المُصَوِّرُ

(الحشر 25)

ترجمہ: ''اور وہ پر برہم (رب العالمین) تمام مخلوق میں ایک غیر منقسم ایک ہی ہے۔ اور جداگانہ طرح سے مقسیم ہے۔ سو اس برہم رب کو تمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا، خالق کائنات اور پرورش کرنے والا رب العالمین اور فنا کرنے والا اور اتپن (پیدا) کرنے والا جاننا چاہئے۔

شرتی کہتی ہے:

एको देव: सर्वभूतेषु गूढा

''وہ معبود دیو ایک ہی برہم ہے۔ مگر تمام مخلوق میں رما ہوا نہاں ہو کر رہتا ہے۔''

''کو ہے ایک ہی برہم اے نیک نام
جداگانہ سب میں ہے اس کا قیام''

''ہے سب جیووں کو وہی دھارن کئے
فنا کرنے والا ہے خالق بھی ہے
یہ کہتی ہے شرتی کہ تن ہیں جدا
یہ ہے سب میں جلوہ اسی ایک کا''

(موکشو بھاش بھگوت گیتا 16:13 صفحہ 514)

منظوم ترجمہ دل کی گیتا 16:13 صفحہ 249:-

''محال اس کی تقسیم اے ذی شعور
مگر اس کا ہر شے میں حصہ ضرور
سمر دار عرفاں وہ پروردگار
فنا و بقا کا اسی پر مدار

2. بھگوت گیتا 17:13-

ज्योतिषामपि तज्ज्योति स्तमस: परमुच्यते ।
ज्ञान: ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदिसर्वस्यधिष्ठृतं ।।

ترجمہ: ''سو وہ دانستی رب ،برہم آفتاب وغیرہ کا بھی نور، نور خالص از خود منور ہے۔ اور وہ خود ظلمات و تاریکیوں سے بالاتر اور دور ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے۔ اور گیان روپ (علم) وہ دانستی رب بذریعہ علم کے ہے۔ (یعنی شعور اور دانش سے محسوس کیا جاتا ہے) وہ تمام ذی ارواح مخلوق کے دل میں مقیم و سمایا ہوا ہے۔''

''تجلی سورج وغیرہ کا بھی
تجلی ضیا بخش ہے برہم ہی
گیان سے ہی ممکن ہے اس کا حصول
کہ ہردے میں سب کے ہے اس کا دخول

شرح::

''ہے پرکاش سے اس کے پرکاش مان
یہ چاند اور سورج وغیرہ جہان''

موکشو بھاش بھگوت گیتا 17:13 ص 514

بھگوت گیتا کے اس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ پر برہم، الہ واحد کی ذات گیان و علم دقیق اور معرفت تامہ سے ہی جانی جا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ لاشعور ذات واحد ज्ञेय عمیق سے عمیق عرفان ہے۔ اسی کے نور سے شمس و قمر و نجوم تجلّی نہار اور تمام قسم کی روشنیاں اور قلوب منور ہیں۔

''چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشاں اس میں جمال یار کا
خوبرووں پر بھی تو نے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شورِ محبت عاشقان زار کا''

منظوم ترجمہ پروفیسر خواجہ دل محمد گیتا 17:13 ص 250

''وہی ذات نورٌ علی نور ہے
جو تاریکیوں سے بہت دور ہے
وہ عرفان کا حاصل بھی مقصود ہے
وہ عرفان بھی ہر دل میں موجود ہے''

بھگوت گیتا 12:15

यदा दित्य गतं तेजो जगदास्यते डखिलं
पच्चन्द्र मसि यच्चाग्नौ तत्ते जो विद्धि मायकं ।।

اللہ نور السمٰوٰت و الارض...... نورٌ علیٰ نور۔

''اللہ آسمانوں کا بھی نور ہے اور زمینوں کا بھی...... یہ بہت سے نوروں کا مجموعہ ہے۔''

(النور آیت 36)

الفاظ کے معانی::

الفاظ	معانی
आदित्यमतम्	ادتیہ سورج میں استھت (قائم)
यत्	جو+ تجس=तेजस=جلال، روشنی
चन्द्रमासि	اور چاند میں+यत्= جو تیج نور ہے
य	اور+ अग्नौ= اگنی آگ میں جو استھت قائم نور ہے
यत्	وہ+ अखिलम= اور سب
जगत्	جگت جہان کو
भासयते	جو تیج پرکاش کرتا ہے
तत्	تس اُس
तेज	تیج نور کو تو
मायकम्	میرا ہی (سوروپ)
विद्ध	جان، سمجھ

ترجمہ: ''جو تیج، جلال، نور چاند میں ہے، جو روشنی آگ میں ہے اور جو نور سارے جہان کو روشن کرتا ہے۔ اس نور کو میرا (خدا کا) ہی نور سمجھو۔''

''جو ہے تیج (نور) شمس و قمر نار کا
کل عالم کو ہے جو کہ پرکاشتا
یہ سب میرا ہے تیج میرا جلال
اے ارجن تو کر اپنے دل میں خیال''

شرح::

''کہ جس نور ازلی سے خور ہے طپان
اور ہیں دیکھتی آنکھیں اے میری جان
ملی جس ضیا سے ہے مہہ کو نیا
یہ طاقت کہ دل کا بھی مالک ہوا''

''جہان سوز طاقت جو آتش کی ہے
زبان پر ہے قدرت عطا جو اسے
زبان میں جو ہے طاقت گفتگو
یہ سب میری قدرت ہے اے نیک خو''

موکشو بھاش بھگوت گیتا 12:15 صفحہ 560

منظوم ترجمہ دل کی گیتا 12:15 صفحہ 270

''یہ سورج کی تابش مرا نور ہے
جہان جس کے جلوؤں سے معمور ہے
رہے چاند رخشاں میرے نور سے
تو آتش درخشاں میرے نور سے''

''چشمۂ خورشید میں موجیں تیری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا''

(الامام المہدیٰ القادیانی علیہ السلام)

شریمد بھگوت گیتا 8:7

रसो ह मप्सु कौन्तेय प्रभास्मि शशि सूर्ययो: सूर्ययो: ।
प्ररााव: सर्ववेदेषु शब्द:रवे पौरूषं नषु ।।

ترجمہ: ''اے ارجن پانیوں میں رس (مزہ، ذائقہ، زندگی) میں ہوں۔ ماہ و مہر سورج، چاند میں روشنی (نور) میں ہوں۔ اور سب ویدوں میں پرنو اُوم میں ہوں۔ آکاش میں شبد (آواز) میں ہوں۔ انسانوں میں پورکھ (ہمت، مردانگی) میں ہوں۔''

''جلوں (پانیوں) میں ہوں رس مہر و مہہ میں ضیا
میں ویدوں میں پرنو ہوں منتر بڑا
اے ارجن خلا میں میں آواز ہوں
میں مردوں میں ہمت کا پرداز ہوں

(موکشو بھاش بھگوت گیتا 8:7 صفحہ 313,314)

منظوم ترجمہ دل کی گیتا 8 تا 11 صفحہ 165,166

''میں پانی میں رس چاند سورج میں نور
میں ہوں اوم ویدوں میں جس کا ظہور''

★

''میں مٹی کے اندر ہوں خوشبوئے پاک
میں ہوں آگ میں شعلۂ تابناک
میں جانِ جہان جانداروں میں ہوں
ریاضت، عبادت گزاروں میں ہوں''
سُن ارجن میں ہُوں بیج ہر ہست کا
میں وہ بیج ہوں جو نہ ہوگا فنا
میں دانش ہوں ان کی جو ہیں ہوشیار
میں تابش ہوں انکی جو ہیں تابدار

★

میں ہوں قوت و زور مرد جری
مگر ہوں ہوا و ہوس سے بری

سن ارجن میں خواہش ہوں انسان کی
جو دشمن نہ ہو دھرم وایمان کی

نوٹ: بھگوت گیتا ادھیائے 7 شلوک 8 میں سنسکرت لفظ ''شبد'' (शब्द) استعمال ہوا ہے۔ جس کے معنی عام طور پر آواز اور لفظ کئے جاتے ہیں۔

سکھوں میں گروگرنتھ صاحب میں شبد کو عظمت دی گئی ہے۔ گروگرنتھ صاحب کا شبد سنتے ہی عقیدت مندوں کے سر جھک جاتے ہیں۔

راقم الحروف کے نزدیک گیتا 7 : 8 میں آئے ہوئے آکاش میں شبد، آواز سے وحی مراد ہے۔ اہل مذاہب کے نزدیک وحی کی صورت شبدوں پر مشتمل آواز سنائی دینا بھی ہے۔ جو آسمانوں سے آتی ہے۔

بھگوت گیتا 4:9

मयातत मिद सर्व जगद व्यक्त मूर्ति
ना ।
मन्स्थानि सर्वभूतानि नचाहं तेष्व
वस्थित: ।।

ترجمہ: ''اویکت (نہاں در نہاں) بنا موری والے میں پرمیشور نے یہ سارا جگت محیط کیا ہوا ہے۔ یہ تمام مخلوقات (بھوت جیو) مجھ میں مقیم ہیں۔ لیکن میں ان مخلوقات میں نہیں ہوں۔''

''میری موری نے ہی یہ سب جگت
ویاپت کیا ہے اے ارجن بھگت
ہے مجھ میں ہی مخلوق کل کا قیام
نہیں ہے مگر ان میں میرا قیام

شرح:

جو ہے سچد انند پرما تما
اسی کو ہے اویکت مورت کہا

مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ مورتی نہ رکھتے ہوئے نہاں در نہاں ہے۔ وہی محیط کل عالم ہے۔ وہ سچا سرور کامل ہے۔ اویکت مورتی سے مراد ہے۔ جس کی ظاہرا کوئی شکل نہیں ہے۔

(موکشو بھاش بھگوت گیتا 4:9 صفحہ 371,372)

منظوم ترجمہ دل کی گیتا 5:4 صفحہ 188-187

'' خفی سے خفی ہے مری ہست و بود
مگر ہے مجھی سے جہاں کی نمود
مجھی میں ہے مخلوق ساری مقیم
مگر میں مقیم خود کسی میں نہیں''

غنہ لوگوں میں ہوں میں نہ مجھ میں ہیں لوگ
ذرا دیکھنا یہ مرا راج یوگ
میری آتما باعث خاص و تمام
نہیں مرا لیکن کسی میں قیام''

★ ★ ★

'' تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں
کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدہ دشوار کا''
(کلکی اوتار حضرت احمدؑ)

بھگوت گیتا 30:13

यदा भूत प्रथग्भाव मेक स्थम नुपश्यति
।
तत एव चविस्तार ब्रहन संपद्यतेतदा
।।

ترجمہ دل کی گیتا 30:13 صفحہ 254

جسے آئے کثرت میں وحدت نظر
کہ ہر رنگ میں ہے وہی جلوہ گر
وحدت سے کثرت کا سمجھے ظہور
خدا سے ہو واصل وہی با سرور''

بھگوت گیتا 5:11

पश्यमे पार्थ रुपाणि शतशोडथ सहस्रश:
।
नाना विधानि दिव्यानि
नानावराकृिती निच् ।।

ترجمہ ماخوذ از موکشو بھاش بھگوت گیتا 5:11 صفحہ 440

''اے ارجن! طرح طرح کے ورن رنگ، آکرتی (اشکال اجسام) ہیں جن کے، ایسے انواع، اقسام کے منور، تعجب خیز صدہا اور ہزار ہا روپوں، شکلوں کو تو دیکھ''

''یہ کہتے ہیں بھگوان (خدا) ارجن سے دیکھ
دکھاتا ہوں جو چشم سے دل کے دیکھ
طرح طرح رنگ اور اجسام کے
اور انواع و انواع اقسام کے
میرے دویہ جو روپ ہیں بے شمار
نہیں سینکڑوں یا ہزاروں ہی بار''

موکشو بھاش بھگوت گیتا صفحہ 440,441

مذکورہ شلوک کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے جلوؤں کے ذریعہ سینکڑوں ہزاروں شکلوں میں ظاہر ہو رہا ہے۔ جو صرف روحانی آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں۔

ترجمہ دل کی گیتا 12,10:5:11 صفحہ 218, 216

''کر ارجن نظر دیکھ میرے سروپ
مرے سینکڑوں اور ہزاروں ہیں روپ
میری پاک ہستی کے نیرنگ دیکھ
نئے روپ دیکھ اور نئے ڈھنگ دیکھ''

''انیک اس کی آنکھیں تو چہرے انیک
نگاہیں انیک ان میں جلوے انیک
انیک اس کے پر نور زیور سجے
خدائی وہ ہتھیار ابھرے ہوئے''
''فلک پر نکل آئیں سورج ہزار
بہ یک وقت ملکر ہوں سب نور بار
تو دھندلی سی سمجھو تم اس کی مثال
مہا آتما (خدا) کا تھا اتنا جلال''

مناجات

''اے محیط کل عالم، سب روپ بھگوان، خدا! آپکو ہمارا سامنے سے، حاضرانہ سلام ہووے۔ اور پیچھے سے غائبانہ نمشکار وسلام ہووے۔ اور آپکو سب اطراف سے بھی نمشکار (سلام) ہووے۔ آپ ہی بیحد ہمت والے اور بے شمار طاقتوں والے ہیں اور سارے جگت، دنیا کو محیط کئے ہوئے سب پر حاوی ہیں۔ اس لئے آپ ہی جمیع، سب کچھ ہیں۔''

موکشو بھاش بھگوت گیتا 40:11 صفحہ 466,467

''اے مہان آتما بھگوان! بزرگ و برتر خدا! آپ اکیلے نے ہی سورگ جنت اور پرتھوی، ارض و سما، انترکھش، فضائے لطیف و بسیط وغیرہ ان سب کو اپنے احاطہ میں کر رکھا ہے۔ آپ ہی سب پر حاوی ہیں۔ اور سب اطراف کی مخلوق آپ کے اس تعجب خیز، حیران کن، پر جلال، علم کے احاطہ سے پرے محال العلم روپ کو دیکھ کر اور ہر سہ جہان نہایت خوف زدہ ہو رہے ہیں۔''

موکشو بھاش بھگوت گیتا 20:11 ص 450

تمہیں نمسکار حاضرانہ
تمہیں نمسکار غائبانہ
تمہیں نمسکار ہر طرف سے
کہ کل میں جلوہ نما تمہیں ہو

تمہاری قوت کی کوئی حد نہیں ہے
نہ زور و طاقت کی انتہا ہے
تمہیں سے قائم ہے سارا عالم
نہیں کوئی دوسرا تمہیں ہو
تمہیں نمسکار پھر نمسکار
پھر نمسکار میرے داتا
تمہیں نمسکار ہوں ہزاروں
خدائے عز وعلا تمہیں ہو
(دل کی گیتا 40,39:11 ص 229)

تعلیم القرآن وتعلیمی کلاسز

جملہ قائدین وناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس میں مندرجہ ذیل نصاب کے مطابق اطفال الاحمدیہ کی تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد کریں۔ ہر ہفتہ واتوار دو روز۔

صف دوئم (7-11 سال) یسرنا القرآن وقرآن کریم ناظرہ۔

صف اوّل (12-15 سال) قرآن کریم باترجمہ۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص توجہ دلائی جائے:

1. اطفال کو آداب قرآن کے ساتھ ساتھ تلفظ، قرأت اور اسکے فوائد بتائے جائیں۔
2. حتی الوسع کوشش کی جائے کہ صف اوّل کے ہر طفل کو سورۃ بقرۃ کی ابتدائی سترہ آیات باترجمہ اور آخری دس سورتیں زبانی یاد ہوں۔

اسی طرح اپنی مجلس میں سوموار، منگل وار، بدھ اور جمعرات کے دن اطفال الاحمدیہ کی تعلیمی کلاسز کا انعقاد کریں۔

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے:

1 اپریل تا 15 اپریل: تربیتی نصاب مقرر کردہ دفتر اطفال الاحمدیہ بھارت **16 اپریل تا 30 اپریل:** کتاب ''اربعین اطفال'' **مثلی** کتاب ''دینی معلومات'' باب اوّل (اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور تاریخ اسلام) **جون، جولائی، اگست:** دینی نصاب اطفال الاحمدیہ **ستمبر:** راہ ایمان باب اوّل **اکتوبر:** راہ ایمان باب دوم۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ قادیان)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ☆ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی یاد میں

((سید ساجد احمد صاحب آف یونیورسٹی آئیڈاہو- امریکہ))

بڑے لوگوں کے بارے میں پڑھنے، سننے اور دور سے دیکھنے سے ان کے بہت سے کارناموں اور اوصاف سے آگاہی تو ہو جاتی ہے لیکن ان کی شخصیت کا وہ ادراک نہیں ہوتا جو ان کے ساتھ واسطہ پڑنے سے ہوتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب بھی ایک ایسی ہی شخصیت تھے۔ آپ دنیاوی لحاظ سے بڑے بڑے عہدوں پر قائم رہے اور دینی لحاظ سے بھی ان کا مذہبی دنیا کے ایک مقتدر خاندان سے تعلق تھا ان کے والد ایک ایسے شخص کے بیٹے تھے جسے نہ صرف خداوند عظیم کے کلام سے مشرف ہونے کا دعویٰ تھا بلکہ انہوں نے اپنے زور قلم سے مذہبی دنیا کا نقشہ ہی بدل دیا تھا۔ باوجود ان سب فضیلتوں کے وہ ہر کس و ناکس سے ہمدردی اور پیار سے ملتے اور پوری توجہ سے بات سنتے گویا کہ اس وقت اس گفتگو سے زیادہ اہم کوئی اور معاملہ ہی نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ اپنے امریکی دوروں کے دوران میں دارالحکومت میں انہی کی رہائش گاہ پر فروکش ہوتے رہے۔ آپ سے ملنے کے لئے کیا میر کیا غریب کیا ادنیٰ کیا اعلیٰ ایک جم غفیر جمع ہو جاتا۔ لیکن ان کے گھر کے دروازے کشادہ رہتے اور ہر کسی کی آؤ بھگت اور خوش آمدید ہوتی اس لحاظ سے ان کا نمونہ دنیا کے دوسرے بڑے لوگوں سے مختلف تھا جن کے گھروں میں بڑوں کے تو بہت چکر لگتے ہیں اور جن کے دروازے بس بڑوں کے لئے کھلتے ہیں۔

میرا صاحبزادہ ایم ایم احمد صاحب سے غائبانہ تعارف اسی وقت سے ہو گیا تھا جب میں نے بچپن میں اخبار پڑھنا شروع کیا تھا اور میرے والد سید سجاد حیدر مرحوم نے مجھے بتایا تھا کہ وہ حضرت قمر الانبیاء رضی اللہ عنہ کے ہونہار اور قابل بیٹے ہیں کیونکہ ان کا اخبارات میں اکثر ذکر آتا رہتا تھا۔

صاحبزادہ مرحوم پاکستان کی انتظامیہ میں بڑے بڑے اہم عہدوں پر فائز رہے اور اپنے کام کو ایسی ذمہ داری اور غیر جانب داری سے ادا کیا کہ انہیں ایک موقع پر قائم مقام صدر کے مقام پر بھی اعتماد اور فخر کے ساتھ فائز کیا گیا۔ باوجود مولویوں کی مسلسل مخالفانہ کوششوں کے نہ صرف وہ آگے ہی آگے بڑھتے رہے بلکہ بدلتی ہوئی حکومتوں اور ایک دوسرے کے شدید معاند حکمرانوں کے ان کی حیثیت کا نہ بدلنا ان کی ملک کے لئے ضرورت اور ان کی خداداد قابلیت کی بڑی واضح دلیل ہے۔

پاکستان میں ایک دفعہ جب انہوں نے پانچ سالہ اقتصادی منصوبہ ریڈیو پر سارے ملک کے سامنے پیش کیا تو میں نے بھی چھوٹی عمر کے باوجود اپنے والد کے ہمراہ بڑے شوق سے سنا ان کی آواز میں ان کے والد محترم کی آواز کا رعب جلال اور دبدبہ تھا۔ اور وہی کھنک تھی جو اس آواز کے پیچھے پوشیدہ عزم اور اعتماد کے اثر کی مہر سامعین کے دلوں پر ثبت کر دیتی تھی۔ ان کی ریڈیو پر ان تقریروں سے ان کے والد مکرم کی مرکزی سالانہ جلسوں پر پُرشکوہ تقریروں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ ان کی زبان اور آواز کا یہ طرز ان کی زندگی کے آخری دنوں تک قائم رہا اور ان کے سلسلہ احمدیہ کی حقیت پر یقین اور ایمان کا آئینہ دار رہا۔

افسوس کہ ملک پاک کے حکمران کم فہم ملانوں کے زیر اثر احمدی ملازمین اور عہدہ داروں کے علم و فہم اور خداداد انتظامی قابلیتوں اور صلاحیتوں سے جن کی ضرورت تب بھی تھی اور اب بھی ہے۔ ملک کو مسلسل محروم کرتے چلے آ رہے ہیں اور اس ہمت اور جرأت کو اپنے دلوں میں جلا نہیں دے سکے جو اتنے بڑے ملکوں کو دنیا بھر میں بین الاقوامی قیادت اور سیادت کے مرتبہ پر لانے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔

ابھی مجھے امریکہ نقل مکانی کئے چند مہینے بھی نہیں گزرے تھے کہ فروری 1978ء میں میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد مرحوم نے مجھے ایک خوبصورت اور قیمتی قلم عطا فرمایا ہے۔ اس وقت ان کی عمر 65 سال تھی اور نہ ہی میرا ان سے کوئی رابطہ تھا۔ میں فزکس پڑھا ہوا تھا اور وہ اقتصادیات اور انتظامیہ کے ماہر تھے۔ میں نوجوان تھا وہ بڑی عمر کے تھے۔ نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا دینی یا دنیوی ذمہ داری تھی جس کا ان سے کچھ تعلق تھا کوئی ایسی صورت سامنے نہ تھی جو اس خواب کے پورا ہونے کا سبب بن سکتی. میں نے اس خواب کو اپنی ڈائری میں لکھا اور تھوڑے عرصہ بعد یہ خواب گو ڈائری میں محفوظ ہو گئی لیکن میرے ذہن سے محو ہو گئ۔

ان کی وفات سے کچھ عرصہ ہی پہلے میں نے اپنی پرانی ڈائریاں جمع کیں تو ان کے اوراق پر اتفاقاً نظر ڈالتے ہوئے یہ خواب نظر پڑا تو شیشۂ دل خداوند باری کی حمد و ثنا سے لبریز ہو گیا۔ ان کے لئے دل سے بہت دعائیں نکلیں اور شکر الٰہی کے طور پر اس ضمن میں ان کی خدمت میں بھی ایک عریضہ خواب کے ساتھ دعا کے لئے ارسال کیا۔ یہ خواب بفضل خدا ان کی زندگی میں ہی کئی رنگ میں کئی بار پوری ہوئی۔ فالحمدللہ۔

ان سے میرا پہلا رابطہ اس وقت ہوا جب مجھے واشنگٹن میں بطور نیشنل قائد خدام مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ ان کے بیٹے مکرم ظاہر مصطفیٰ قائد تھے انہوں نے اپنے گھر اجلاس کا انتظام کیا۔ اجلاس بخوبی منعقد ہوا جس کے ساتھ ہم نے نماز بھی ادا کی جس کی امامت خاکسار کے خسر مکرم سید شریف احمد صاحب نے کی۔

نیشنل قائد کے عہدے کی سردر میں تبدیلی کے بعد آپ جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے امیر مقرر ہوئے اور مجھے 1989 تک ان کے ساتھ بطور صدر خدام الاحمدیہ امریکہ خدمتِ دین کا موقع میسر آیا۔ عجیب بات ہے کہ صاحبزادہ مرحوم کی امارت کے دور میں جماعت احمدیہ امریکہ نے اموال میں جو برکت دیکھی اس میں بفضل خدا مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی حصہ پایا۔ اور خدام امریکہ کا مالی بجٹ بھی انہی ایام میں منفی سے مثبت اثاثوں کی برکتیں دیکھنے لگا۔ خدام الاحمدیہ کے کاموں میں مجھے ان کی پوری مددلی اور ہمدردی حاصل رہی۔

صاحبزادہ مرحوم کے دور امارت میں ہی کئی سال تک امریکی انصار کے رسالے ''النحل'' کی ادارت میں تعاون کا قلم میرے ہاتھ میں دیا گیا۔ یہ رسالہ بفضل خدا ناظرین میں خوب مقبول ہوا۔ انہی کے دور امارت میں مجھے مجلس انصار اللہ امریکہ کے شعبۂ اشاعت کا قلمدان بھی دیا گیا۔ انہی کے ارشاد اور رہنمائی کے مطابق امریکہ میں مجلس انصار اللہ کی کارکردگیوں کی رپورٹیں قلمبند کرنے کا بھی موقع بفضل خدا میسر آیا۔ ان کی دلی خواہش تھی کہ نہ صرف امریکہ کی ذیلی تنظیموں کے کام کی بیرون ممالک اشاعت ہو بلکہ امریکی تنظیموں کا دوسرے ممالک کی تنظیموں سے تعاون اور دوستی کا رابطہ قائم ہو۔

1998ء میں انہوں نے کمال مہربانی سے مسلم سن رائز کی ادارت کا قلم عطا کیا جسے 1921 میں امریکہ میں سب سے پہلے مبلغ اسلام حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ نے اعلائے کلمہ حق کے لئے شائع کرنا شروع کیا تھا اور اس بات کی ہدایت دی کہ اس میں سلسلہ عالیہ پر اعتراضات کے جوابات باقاعدگی سے شائع ہوں۔ انہیں اس امر کا پوری طرح احساس تھا کہ آج کے بچوں نے کل قومی خدمت کا بوجھ اٹھانا ہے اور انہیں اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے ان کی مناسب تعلیم و تربیت ضروری ہے۔ چنانچہ وہ اکثر اپنی تقریروں میں اس بات کا ذکر فرماتے اور بچوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت اپنے دل نشین انداز میں سمجھاتے۔ اسی لئے جب میں نے ان کی خدمت میں بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک رسالے کے جاری کرنے کی تجویز پیش کی تو انہوں نے نہ صرف میری تجویز سے پورا اتفاق کیا بلکہ اس کی افادیت اور مقبولیت بڑھانے کے لئے کئی قابل عمل اور مفید مشورے دئے۔ اور خدام اور لجنہ کے صدروں کو مشورہ میں شامل کرنے کا ارشاد فرمایا تا کہ اس مجلّے کو ان دونوں تنظیموں کی پوری اعانت اور سرپرستی حاصل ہو جن کے ذمہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا اہم کام سپرد ہے۔ لجنہ اور خدام کے صدروں کی صوابدید کے بعد آپ نے رسالے کے بارے میں پیش کی گئی تجاویز کا جائزہ لیا۔ اور اس رسالے کی سرپرستی اور عمدہ انتظام کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جس میں دو مبلغین کے ساتھ ساتھ خدام اور لجنہ کے صدروں کے علاوہ دونوں تنظیموں میں سے ایک ایک قابل رکن مقرر فرمائے اور مجھے اس کمیٹی کے سیکرٹری کی ذمہ داری عطا فرمائی۔

جب اس رسالے کا نام رکھنے کا معاملہ زیر بحث آیا تو بہت سارے نام پیش ہو گئے یہ سب نام آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے اور اس رسالے کو آپ کا چنا ایک نام ''الہلال'' دیا گیا۔ اور اسی نام سے یہ رسالہ آپ کی زندگی میں ہی شائع ہونا شروع ہو گیا۔ فالحمدللہ۔

میں نے جب بھی کوئی معاملہ ان کے سامنے پیش کیا وہ ہمیشہ پہلے اس کے بارے میں دفتری رپورٹ منگواتے اور سب حقائق کو سامنے رکھ کے فیصلہ کرتے نہ کہ اپنے خیال اور اپنی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے بلکہ جماعت کی فلاح و بہبود اور اس کے مستقبل میں کامیابی کو مطمع نظر بناتے ہوئے فیصلہ فرماتے۔

میں جب بھی ان سے ملتا وہ پوری توجہ سے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے مصافحے کے لئے بڑھاتے۔ پوچھنے کے لئے سوال ان کے پاس پہلے سے ہی تیار ہوتے اور جو مشورے اور ہدایات انہوں نے مجھے دینا ہوتیں وہ بھی مختصر ہوتیں اور مجھے ایسا احساس ہوتا کہ گویا وہ عرصے سے مجھے ملنے کا انتظار کر رہے تھے۔ بطور امیر جتنے لوگوں سے ان کی ملاقات تھی اور جتنے مسائل اور کام اس سلسلے میں ان کے سامنے تھے ان کی روشنی میں ایک فرد کے دل میں اس کی طرف اپنی توجہ کا یہ احساس پیدا کر دینا بہت اعلیٰ اخلاق اور خداداد قابلیت کا آئینہ دار ہے۔

آپ کی عمر 76 سال تھی جب آپ کو جماعت احمدیہ امریکہ کے امیر کی بھاری ذمہ داری سپرد کی گئی جسے آپ نے تقریباً 12 سال تک بہت خوش اسلوبی اور بہت سی کامیابیوں کے ساتھ نبھایا۔ انہوں نے جماعت کے نظام کو مضبوط کیا اور ان کے عہد میں جماعت اور اس کی ذیلی تنظیموں نے کئی ریکارڈ قائم کئے۔ اتنی بڑی عمر میں خدمت کا ایسا شاندار موقع ملنا جہاں خداوند کریم کی رحمت و فضل کا ایک زندہ نشان ہے وہ ہماری جماعت کا عمر رسیدہ اور ریٹائرڈ دوستوں کے لئے ایک نمونہ بھی ہے کہ اگر وہ کمر ہمت کس لیں تو جماعت کی خدمت میں بفضل خدا بڑے بڑے کارنامے اپنے مقام اور مرتبے کے مطابق سرانجام دے سکتے ہیں۔

گو ان سے میرے تعلقات ایک لمبے عرصے پر حاوی نہ تھے لیکن میں یہ لکھنے سے رہ نہیں سکتا کہ میں نے انہیں ہمیشہ غیر جانب دار اور بے نفس پایا اور اپنے دل میں ہمیشہ ان جانبدار لوگوں کے لئے حیرت کے جذبات پائے جنہوں نے ان کے احمدی ہونے کی وجہ سے ان پر ناحق الزامات لگانے کی جرأت کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ جیسے اس جہان میں صاحبزادہ صاحب مرحوم نے اپنے دل، ذہن اور کردار کو ہر کدورت سے پاک رکھا، خداوند کریم ایسے ہی انہیں اگلی دنیا میں بھی حوض کوثر کے پاک وصاف چشمے کا جام پلائے گا

☆☆☆

بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

محترم ملک صلاح الدین صاحب درویش مؤلف ''اصحاب احمد'' کاذکر خیر

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ۔ مقیم پونچھ

قوموں کی سرفرازی بقائے دوام اور ترقی اور تعمیر نو اور اس کی ارتقائے مسلسل اس چیز میں منحصر اور اس کا راز اس میں پنہاں ہے کہ اس قوم و معاشرہ میں صالح نیک اور برگزیدہ افراد کی تخلیق ہوتی رہے اور یہی صالح اور نیک افراد قوم کو صحیح سمت لے جانے میں کلیدی رول اور رہنمائی کرتے رہیں۔ اور ایسے ہی صالح افراد کی رہبری میں قوم ترقی اور ارتقاء کے منازل طے کرتی رہے اور یہی وہ افراد ہوتے ہیں جو ایک طرف قوم و ملک کو دنیاوی ترقی کے صحیح راستے پر گامزن کرتے ہیں تو دوسری طرف دینی، روحانی، ثقافتی، مذہبی حیثیت سے بھی ان کی راہنمائی، فرض شناسی کا حق ادا کرتے ہیں اور عملی طور اس فرض کو انجام دیتے ہیں۔ نیز قوم کے سامنے صاف و شفاف نصب العین رکھتے ہیں۔ ان کی فاعلی زندگی، نشست و برخاست معاشرہ و سوسائٹی کیلئے ہر آن مشعل راہ ہوتی ہے۔ ایسے صالح پاک مقدس و مطہر معاشرہ کی تکمیل ہی قوم کا مقصد و مدعا اور فرض اولین ہوتا ہے۔ نئی نسل کیلئے یہ وجود بنیادی اینٹ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن ایسے صالح افراد قوموں کی راہنمائی کرنے والے ذی علم و ذی شعور اس دار ناپائیدار سے عالم بقاء کی طرف رحلت کرتے ہیں تو اس کا اثر صرف چند افراد ہی پر نہیں بلکہ پوری ملت پر پڑتا ہے۔ اور پوری قوم اس حادثہ کو اپنا ناقبل تلافی نقصان تصور کرتی ہے اس قحط الرجل پر زمین کے رہنے والے اشخاص ہی نہیں بلکہ عرشِ بریں اور ملاء اعلیٰ کے سکان بھی اشکبار ہوتے ہیں اور جانے والے وجود سے جو خلاء واقع ہوتا ہے ان کے نقوش زمانے کی گردشیں بھی مدتوں تک نہیں مٹا سکتیں۔

قارئین کرام محترم ملک صلاح الدین صاحب مرحوم کی وفات کی اطلاع قادیان سے مورخہ 2-3-03 کو بذریعہ فون موصول ہوئی۔ اس خبر کے سننے کیلئے دل و دماغ تیار نہ تھے لیکن موصولہ اطلاع پر یقین کرنا ہی تھا۔

محترم ملک صاحب مرحوم نہایت وجیہہ، بلند قامت، سڈول جسم علم و ادب کے پیکر، نماز و روزہ کے پابند، خاموش طبع، بارعب شخصیت، چال میں انتہائی متانت کا رنگ پایا جاتا تھا۔ آپ کبھی کبھی شیروانی اور پگڑی پہنتے تھے۔ آپ کی ایک صفت جو نمایاں طور دیکھنے میں آئی وہ یہ کہ آپ ہر کس و ناکس چھوٹے بڑے کو ''السلام علیکم'' کہنے پر ہمیشہ پہل کرتے تھے اور اس میں سبقت لے جاتے۔ خاکسار 1960 میں قادیان جامعہ احمدیہ میں داخل ہوا اس وقت سے لیکر تادم مرگ آپ کے ساتھ خاکسار کے قریبی مراسم رہے۔ جب بھی میں سالانہ رخصتوں پر گھر اپنے علاقہ پونچھ جاتا اختتام رخصت پر جب واپس آتا تو والدین عزیز و اقارب کی خیرت اور چھوٹی سے چھوٹی جماعتی باتیں دریافت کرتے۔ پڑھنے کے تعلق سے ہمیشہ نصیحت کرتے۔ السلام علیکم میں پہل کرنے کی صفت کا مشاہدہ خاکسار نے اس وقت بھی کیا جب جلسہ سالانہ 2002 میں خاکسار مع اہلیہ آپ کے دولت خانہ میں ملاقات کے لئے گیا اور آپ بستر علالت پر تھے میں نے سلام میں پہل کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہوسکا۔ حلیمی، بردباری، ہمدردی آپ کا شیوہ خاص تھا۔ بیماروں کی تیمارداری ان کی حوصلہ افزائی کرنا ان جملہ صفات حسنہ کا آپ مجسمہ تھے۔ آپ کی ساری زندگی عبادت و ریاضت، حسن خلق سے عبارت تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ رضوان اللہ علیھم کے حالات زندگی نیز تبع تابعین اور جماعت کے قابل ترین خدمات بجالانے والی مشہور اشخاص کی سیرت اور حالات زندگی کو مرتب کرنے میں آپ نے بیش بہا قیمتی وقت صرف کر کے آئندہ قوم و نسل کے لئے نایاب خزانہ چھوڑا جو آپ کی یاد کو ہمشہ تازہ رکھے گا۔ یہی آپ کا قیمتی سرمایہ ہے۔ آپ کو جنون تھا کہ خادمین سلسلہ کے حالات زندگی جمع کئے جائیں تا آئندہ آنے والوں کیلئے یہ واقعات مشعل راہ ثابت ہوں۔

خاکسار 1967 میں بطور مبلغ چمبہ (ہماچل) میں مقیم تھا وہاں پر ایک بزرگ محترم بابو غلام رسول صاحب مرحوم جن کی عمر تقریباً پچانوے سال تھی وفات پا گئے ان کے تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے تھے انہوں نے جماعت کی گرانقدر خدمات کی تھیں۔ آپ ان کی حالات زندگی لکھنے کے لئے خاکسار کے پاس پندرہ روز ٹھیرے۔ چمبہ کی راجہ فیملی اور دیگر جوان کے ہندو اور مسلمان واقف کار تھے ان سے حالات و واقعات دریافت کر کے بابو غلام رسول صاحب مرحوم کے اخلاق و کردار پر واقعات لکھنے میں کس قدر محنت کی اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے ایک مرتبہ ایک شخص جو گاؤں کا رہنے والا تھا اور آپ کے گھر کافی عرصہ بطور نوکر رہا اس کو ملنے کیلئے 9 میل کا سفر پیدل طے کیا اور ان سے مختلف واقعات نوٹ کئے۔

خاکسار کے ساتھ آپ کے بڑے قریبی تعلقات تھے آپ مجھے عزیزانہ پیار دیتے تھے 2000 میں خاکسار نے ایک خواب دیکھی جو میں نے آپ کو لکھ بھیجی۔ میں نے دیکھا کہ خاکسار قادیان میں ہے میں مسجد مبارک کی طرف سے بہشتی مقبرہ دعا کیلئے جارہا ہوں۔ ایوان خدمت کے سامنے پیپل کے درخت کے پاس کھڑا ہوتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے جلسہ گاہ کی طرف سے گھوڑے پر سوار ہیں۔ آپ نے سفید شلوار اور شیروانی اور ترکی ٹوپی لگائی ہوئی ہے اور بڑے خوبصورت لگ رہے ہیں۔ گھوڑا تیزی سے آرہا تھا کہ میرے پاس آکر رکا۔ محترم ملک صاحب نے حسب معمول السلام علیکم کہا۔ میں نے پوچھا حضرت کہاں جارہے ہیں۔ فرمایا بہشتی مقبرہ میرا وقت قریب ہے مجھے خواب سے پریشانی ہوئی میں نے آپ کو خط لکھا اور خواب بھی رقم کی۔ اور ساتھ ہی اپنی زندگی کے مختصر حالات لکھنے کی خواہش کی۔ آپ نے اس خط میں مختصراً جو کچھ لکھا یہ اسی کی روشنی میں لکھ رہا ہوں۔

آپ کا آبائی وطن ''گڑھ شنکر'' ضلع جالندھر ہے۔ آپ کے والد حضرت ملک نیاز محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی تھے۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کے دادا حضرت شیخ برکت علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ آپ عرائض نویس تھے۔

آپ کی پیدائش 11/جنوری کو پاک پٹن ضلع ساہیوال میں ہوئی۔ آپ کے والد محترم ہسپتال میں ڈسپنسر تھے اور پاک پٹن میں مقیم تھے۔ آپ کی پرائمری تک تعلیم وہیں ہوئی۔ 'گوگرہ' مقام سے پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ کے والد نے آپ کو جامعہ احمدیہ قادیان بھجوایا۔ 1931ء میں آپ نے جامعہ احمدیہ کی طرف سے لاہور یونیورسٹی میں مولوی فاضل کا امتحان دیا۔ جامعہ احمدیہ میں اول اور یونیورسٹی میں تیسرے نمبر پر رہے۔ اس کے بعد آپ نے انگلش میں ایف اے اور بی اے کیا پھر 1936 میں ایم اے عربک کا امتحان امتیازی پوزیشن میں پاس کیا۔ اس کامیابی کے بعد آپ ایم اے کے پروفیسر مقرر ہوئے۔

1937 میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ نے آپ کو اسسٹینٹ سیکرٹری کی خدمت پر مامور کیا۔ پھر فروری 1938 کی ابتداء میں پرائیویٹ سیکرٹری مقرر فرمایا۔ اس عہدہ پر آپ 15/اپریل 1941 تک رہے۔ اس دوران آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ کے ساتھ سندھ، بمبئی سے حیدرآباد دکن کا سفر کیا۔

آپ کے نانا سید عظیم شاہ صاحب مشرقی افریقہ میں احمدی ہوئے تھے آپ کے بڑے تایا، حضرت حکیم غلام محمد صاحب کے ذریعہ 1896 میں احمدی ہوئے تھے۔ آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ آپ نے علم حکمت سیکھنے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مالیر کوٹلہ میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے لئے جو درس دیا تھا اس میں شامل تھے۔ آپ کے نانا جی بھی صحابی تھے اور ان کے اکلوتے بیٹے حضرت سید عبدالغنی صاحب بھی صحابی تھے۔

آپ تقسیم ملک سے قبل پرائیویٹ سیکرٹری، دو ماہ قائم مقام سیکرٹری، معاون ناظر بیت المال اور تقسیم ملک کے بعد افسر لنگر خانہ، قائم مقام ناظر بیت المال، ایڈیٹر بدر، ناظر امور عامہ، پیروکار انجمن بابت جائیداد انچارج تحریک جدید، وقف جدید، ڈیڑھ سال تک آپ ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ لندن کے جلسہ سالانہ میں بطور خصوصی نمائندہ اور بطور ناظر اعلیٰ شریک ہوئے۔ یوں آپ نے تقریباً 71 سال تک سلسلہ کی خدمت میں گزاری۔ آپ نے اناسی سال اور بیس دن کی طویل زندگی پائی۔

آج کے نازک اور مہیب ترین دور میں جبکہ کفر و ضلالت کی ہولناک اور گھٹا ٹوپ گھٹائیں اٹھ رہی ہیں آپ جیسے دینی علم سے بہرہ ور اور عالم فاضل بزرگوں کا جانا انتہائی افسوس کی بات ہے۔ محترم ملک صاحب مرحوم جیسے عالم و مصنف کے سانحہ ارتحال کی اندوہناک اور جاں گداز خبر احمدیوں کے لئے یقیناً روح فرسا ہے۔ آپ ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر ''ذکر حبیب'' کے موضوع پر تقریر فرماتے اور اس موضوع پر آپ نے ایک قیمتی خزانہ چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی بیکراں رحمتوں اور فضلوں سے آپ کو جنت الفردوس اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

☆☆☆

آپ کے خطوط = آپ کی رائے

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی مخالفت کیوں؟

مسلمان کو وسیع النظر ہونا چاہئے

بدر کے آخری صفحہ پر ''مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی مخالفت کیوں'' جناب مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت کرناٹک کا مضمون حقیقت سے لبریز ہے۔ جناب نے امت مسلمہ کی دوسرے غیر مہذب چینل کے بارے میں خوب اور صحیح تحریر فرمایا ہے۔ اس بارے میں میں خود لکھنے والا تھا مگر جناب نے میرے دل کی باتیں لکھ دی ہیں۔ آخر یہ امتِ مسلمہ حقائق کو کب تسلیم کرے گی۔ ہم نے دوسرے چینل دکھا کر اپنے گھروں کا ماحول خراب کر دیا ہے۔ بڑے چھوٹوں کا ادب ختم کر دیا ہے۔ اصل میں جو لوگ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں وہ عقل و سمجھ سے نالاں ہیں۔ جبکہ حقیقت میں مسلمان کو وسیع النظر ہونا چاہئے۔ خدا ہمیں عقل سلیم عطا کرے۔ آمین۔

(محمد سمیع اللہ خان بازار دو ملاپ سوسائٹی شیموگہ)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں عیدالاضحیہ کی بابرکت تقاریب

بھارت کی مختلف جماعتوں نے حسب روایات 12 فروری کو نماز عیدالاضحیہ ادا کی جس میں مردوزن اور بچوں نے ذوق وشوق سے شرکت کی۔ ذی استطاعت احباب نے سنت نبوی کی اتباع میں قربانیاں دیں۔ آمدہ تفصیلی رپورٹوں کا خلاصہ ہدیہ قارئین ہے:

جموں: نماز عیدالاضحیہ مسجد جموں میں ادا کی گئی۔ مقامی احباب کے علاوہ سدھرہ کے نومبائعین نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ایک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ اور حاضرین کی تواضع کی گئی۔ (عنایت اللہ نگران دعوت الی اللہ جموں ریجن)

خانپور (پنجاب): مسجد احمدیہ خانپور ضلع امرتسر میں نماز خاکسار نے پڑھائی اور موقعہ کی مناسبت سے خطبہ دیا۔ نومبائعین کے علاوہ غیر مسلم دوستوں نے شرکت کی۔ حاضرین کی تعداد 80 تھی۔ سب کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ (عزیز احمد سہارنپوری مبلغ سلسلہ)

سرکل امرتسر (پنجاب): سرکل امرتسر کے درج ذیل 11 سینٹرز میں نماز عید ادا کی گئی جسمیں گردونواح کے نومبائعین نے شرکت کی۔ نماز کے بعد ہر جگہ تواضع کا انتظام تھا۔ جماعت احمدیہ زیرہ (فیروز پور)، شوشک، سنتوں والا، گھڑکا، گدلی، میراں کوٹ، کالیکی، ٹونگ، وڑے والی (گورداسپور)، بھام (گورداسپور)۔ (رفیق احمد طارق مبلغ انچارج امرتسر)

حیدرآباد وسکندرآباد (آندھرا): احباب جماعت کی سہولت کیلئے تین مقامات پر نماز ادا کی گئی۔ فلک نما میں مکرم حمیداللہ غوری صاحب صدر حلقہ، سعید آباد میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصاراللہ بھارت، افضل گنج جوبلی ہال میں خاکسار محمد کلیم خان نے اور سکندرآباد میں محترم امیر صاحب سکندرآباد نے نماز پڑھائی۔ اسی طرح مضافات میں نماز ادا کی گئی۔

مالڈا و دیناج پور (بنگال): امسال سرکل مالڈا دیناجپور کی جماعتوں سرکل مالڈا کے بجرال، سہاپور کالونی، کلی گرام، ست پور، بکچورا، ضلع دیناجپور کے کشمنڈی، پانی سالہ، بانی ہاری، دھوپاڈیگھی، وغیرہ مقامات پر نماز عید ادا کی گئی۔ شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مالڈا و دیناجپور)

چیملاگوبلی (آندھرا): جماعت احمدیہ چیملاگوبلی ضلع اننت پور آندھرا میں خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔ تین جماعتوں سے تقریباً 200 افراد نے نماز ادا کی۔ نومبائعین کی استقامت ومخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔ (شبیر احمد یعقوب مبلغ سلسلہ)

گھنٹہ سالہ (آندھرا): گھنٹہ سالہ میں خاکسار نے نماز عید پڑھائی۔ 60 کے قریب خدام انصار اور اطفال نے شرکت کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ یہاں مخالفت زوروں پر ہے۔ مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اخبار ''وارتہ'' تیلگو نے بھی ادائیگی نماز عید کی خبر شائع کی۔ (فہیم الدین مبلغ سلسلہ کرشنا آندھرا)

سرکل کشن گنج (راجستھان): سرکل کشن گنج راجستھان میں پہلی مرتبہ نماز عیدالفطر ادا کی گئی۔ مکرم امیر صاحب صوبہ راجستھان کی توجہ سے ضلع بار تحصیل کشن گنج میں نیا سرکل قائم کیا گیا ہے۔ اس علاقے میں دو تین پرانے احمدی گھرانے ہیں۔ مخالفت کی شدت ہے۔ بارا کامٹھا اور کشن گنج کے نومبائعین نے اکٹھے ہو کر نماز میں شرکت کی۔
(میر عبدالحفیظ مبلغ وسرکل انچارج کشن گنج)

جیند (ہریانہ): جیند کے احمدیہ مشن میں نماز عیدالاضحیہ خاکسار نے پڑھائی۔ عید کی نماز کے بعد خطبہ میں حضرت ابراہیمؑ کے حوالہ سے قربانی کی اہمیت بتائی۔ بعدہٗ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

باس ہریانہ: جماعت باس میں مکرم سجاد احمد صاحب معلم سلسلہ نے نماز پڑھائی۔ نومبائعین کے علاوہ بہار کے مسلمان بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

ملک پور (ہریانہ): مکرم سید عبدالمومن صاحب معلم سلسلہ نے جماعت ملک پور میں نماز پڑھائی۔ تمام احباب نے اکٹھے ہو کر نماز ادا کی۔

جیٹ پورہ، روہتک (ہریانہ): جماعت احمدیہ جیٹ پورہ روہتک میں مکرم اعجاز احمد صاحب ساگر معلم سلسلہ نے نماز عید پڑھائی۔ اور خطبہ میں قربانی کے اصل فلسفہ کے بارے میں جماعت کو بتایا۔

اوگالن (ہریانہ): جماعت احمدیہ اوگالن میں مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے نماز پڑھائی۔ تمام مردوزن اور بچوں نے نماز ادا کی۔ عید کے بعد بچوں نے تفریحی پروگرام کئے۔ (طاہر احمد طارق انچارج جیند زون)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

جماعتی روایات کے مطابق 20 فروری کو بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے شاندار طریق پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت ونظم سے ہوا۔ پیشگوئی مصلح موعود کے تعلق سے مختلف عناوین پر تقریر کے علاوہ مضامین اور نظمیں پڑھیں اور اسکی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بدر بھجوائی ہیں۔ تنگی صفحات کیوجہ سے ان رپورٹوں کا صرف خلاصہ ہدیہ قارئین کیا جارہا ہے:

کالیکٹ (کیرلہ) 24 فروری کو محترم اے پی کنجاموصاحب امیر جماعت احمدیہ کالیکٹ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مکرم عیسیٰ کویا صاحب، مکرم حسن کویا صاحب، مکرم عبدالرزاق صاحب قائد خدام الاحمدیہ، مکرم محمد سلیم صاحب زعیم انصاراللہ اور خاکسار کے علاوہ صدر اجلاس نے تقریر کی۔ کثیر تعداد میں مردوخواتین نے شرکت کی۔
(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

ساگر (کرناٹک) 24 فروری کو زیر صدارت مکرم عبدالحمید شریف صاحب سیکرٹری امور عامہ آپ کے مکان پر جلسہ ہوا جس میں مکرم وسیم احمد صاحب شریف قائد مجلس، مکرم فاروق احمد صاحب، مکرم ندیم احمد شریف صاحب، مکرم امتیاز احمد صاحب، مکرم کلیم احمد صاحب، مکرم مزمل احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب کے علاوہ اطفال نے بھی تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ (حاجی جمال الدین صدر جماعت احمدیہ ساگر)

بنگلور (کرناٹک) 23 فروری کو مسجد احمدیہ بنگلور میں زیر صدارت محترم شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور صوبہ کرناٹک جلسہ ہوا۔ عزیز قریشی حمید الرحمٰن صاحب نے متن پیشگوئی سنایا۔ بعدہٗ خاکسار کے علاوہ مہمان خصوصی محترم پروفیسر حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد، مکرم قریشی محمد عظمت اللہ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

جے گائوں (بھوٹان) 20 فروری کو مسجد احمدیہ جے گاؤں میں جلسہ ہوا۔ جلسہ میں بھوٹانی احمدی احباب نے شرکت کی۔ مردوزن اور بچوں کی کل حاضری 60 تھی۔ مکرم مومن الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے تلاوت کی۔ نظم مکرم رضاء الکریم صاحب معلم سلسلہ نے پڑھی۔ پہلی تقریر اسکول کے پرنسپل مکرم فیروز خان صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم امین الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی۔ آخر پر حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔
(حبیب الرحمٰن مبلغ انچارج بھوٹان)

کرڈاپلی (اڑیسہ) 20 فروری کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت محترم عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ ہوا۔ جسمیں مکرم شیخ ناصرالدین صاحب معلم مکرم شیخ مطیع الرحمٰن صاحب، مکرم انور خان صاحب، مکرم شیخ عبداللہ اسلم صاحب، مکرم رشید احمد صاحب، مکرم شیخ عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم تاتار محمد صاحب اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ (شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ)

کیرنگ 20 فروری کو جامع مسجد کیرنگ میں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم محمود آباد، مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم، مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ، مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ اور خاکسار وصدر اجلاس نے تقریر کی۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ سلسلہ)

(مالڈا) بنگال 21 فروری کو دارالتبلیغ میں مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ خاکسار نے متن پیشگوئی سنایا اور مختصر تشریح بیان کی۔ بعدہٗ مکرم مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ انچارج کلکتہ اور صدر جلسہ نے خطاب کیا۔ جلسہ میں سرکل مالڈا، دیناج پور کی جماعتوں سے احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی حاضری 70 افراد پر مشتمل تھی۔ (شیخ محمد علی مبلغ وسرکل انچارج مالڈا دیناجپور بنگال)

سونگھڑہ (اڑیسہ) 20 فروری کو خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا۔ جلسہ میں مکرم سید سہیل احمد صاحب طاہر سیکرٹری تعلیم نے متن سنایا۔ بعدہٗ مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب، مکرم میر کمال الدین صاحب، مکرم مولوی سید شکراللہ صاحب مبلغ سلسلہ کرناٹک اور خاکسار نے تقریر کی۔

(سید انوارالدین احمد سیکرٹری وقف جدید ووقف نو)

بسنہ (چھتیس گڑھ) جماعت احمدیہ بسنہ کے تحت 20 فروری کو پہلی بار جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم ڈاکٹر نظام الدین شاہ صاحب ہوا۔ عزیز منہاج الدین شاہ صاحب نے تلاوت کی۔ نظم مکرم قمرالدین شاہ صاحب نے پڑھی۔ خاکسار نے متن سنایا اور تقریر کی۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ مردوں کے علاوہ مستورات اور بچے بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

(حلیم احمد مبلغ سلسلہ بسنہ پردا چھتیس گڑھ)

گی آنا (جنوبی امریکہ) کے ۲۲ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

ممتاز شخصیات کی شمولیت۔ریڈیو، ٹی وی، اخبارات میں کوریج

(رپورٹ: عبدالرحمن خان مبلغ گی آنا)

جماعت احمدیہ گی آنا کا ۲۲واں ملکی جلسہ سالانہ نومبر ۲۰۰۲ء کو جارج ٹاؤن کے سٹی ہال میں منعقد ہوا۔

امسال خصوصیت سے باحیثیت افراد کو جلسہ پر مدعو کیا گیا جن میں صدر مملکت، وزیر اعظم، وائس چانسلر یونیورسٹی آف گی آنا۔ادارہ قانون کے انچارج، پولیس افسران، وزراء اور حکومت کے افسران اور سفارتی نمائندوں وغیرہ کو دعوت نامے بھیجے گئے۔اس کا مقصد یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ اہم افراد تک پیغام احمدیت پہنچایا جائے۔

امسال جلسہ سالانہ کے لئے نیشنل ریڈیو (جی بی سی)، گیانا ٹی وی، VC Tv اور NBTv پر اشتہارات دئے گئے۔اسی طرح جلسہ کے لئے ایک خوبصورت Brochure اور پروگرام شائع کرائے گئے۔اسی طرح سٹیج پر صد سالہ جشن تشکر والا Logo بنایا گیا جو بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔

مہمانوں میں جارج ٹاؤن کے میئر، امریکہ کے نائب سفیر، سوامی آشکرنند، سینٹ فلپ سیکنڈری سکول کی ہیڈ مسٹرس اور دیگر دینی اداروں کے نمائندے شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پیش کیا گیا۔مولانا الحسن بشیر آنن صاحب مبلغ انچارج نے اپنی افتتاحی تقریر "Peace & Reconciliation for development" کے موضوع پر کی جس میں آیات قرآنیہ سے سیاسی اور انفرادی امن کا حل پیش کیا اور احادیث نبوی ﷺ بھی پیش کیں۔اس موقعہ پر امن، اتحاد اور ملک کی ترقی کے لئے دعا کی گئی۔

مہمان خصوصی مسٹر ہیملٹن گرین نے جو کہ جارج ٹاؤن کے میئر ہیں اور سابق وزیر اعظم تھے اپنی تقریر میں دنیا میں امن کے قیام کی خاطر جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور جلسہ کی مبارکباد دی۔خاکسار نے ظہور امام الزماں کے موضوع پر اور مکرم آفتاب الدین نصیر صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔جلسہ کے موقعہ پر تصاویر اور کتب کی نمائش پیش کی گئی۔اس جلسہ کی خبر گیانا Chronicle میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی اور Stabrock News میں ٹی وی چینل CNSTV پر بھی دکھائی گئی۔

تنزانیہ میں صوبہ لنڈی اور مطوارا میں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

سفری مشکلات اور مالی تنگی کے باوجود ۴۴۲۔افراد کی شمولیت۔

کئی دوست پیدل یا سائیکلوں پر آئے

(فیض احمد زاھد۔امیر ومشنری انچارج تنزانیہ)

مورخہ ۱۴ر اور ۱۵ر دسمبر کو لنڈی (Lindi) اور مطوارا (Mtwara) کے صوبوں کا سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا جو کہ ماسای (Masasi) کی جماعت میں ہوا۔

تنزانیہ میں ٹرانسپورٹ کا نظام بہت ہی ناقص ہے جس کی وجہ سے بعض دفعہ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ تک جانے کے لئے دو دو دن تک کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ان مشکلات کے باوجود جلسہ میں شمولیت کے لئے اکثر احباب جمعہ کے روز ہی ماسای پہنچ گئے۔ نماز جمعہ کے بعد خدام اور اطفال کی دلچسپی کے لئے مختلف ورزشی کھیلوں کا انتظام کیا گیا تھا جس میں سب نے بڑے شوق اور جذبہ سے شمولیت اختیار کی۔

پہلا دن

جلسہ کا آغاز صبح ۹ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔آج مہمان خصوصی ڈسٹرکٹ کمشنر تھے جنہوں نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے اپنا نمائندہ بھجوایا۔انہوں نے اپنی تقریر میں جماعت کی سرگرمیوں کو سراہا اور کہا کہ جماعت کا پیغام دلوں کو لبھانے والا ہے۔اور یہ پیغام ہر طبقہ فکر کے لوگوں تک پہنچنا چاہئے۔

بعدہ مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

شام تین بجے دوسرے اجلاس کی کارروائی بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جس کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا پہلا سیشن صبح ۹ بجے شروع ہوا اور نماز ظہر وعصر کے بعد دوسرا سیشن شام تین بجے شروع ہوا۔ان دونوں سیشنوں میں مختلف موضوعات پر تربیتی تقاریر ہوئیں۔

جلسہ کے موقعہ پر ایک تربیتی کلاس منعقد ہوئی جو روزانہ نماز مغرب وعشاء کے بعد شروع ہوتی۔اس میں مختلف اختلافی مسائل اور فقہی مسائل سمجھائے جاتے۔ نیز سوال وجواب کی مجلس لگائی جاتی۔

اس جلسہ میں مالی وسائل کی تنگی کے باوجود ۴۴۲۔افراد نے شرکت کی۔بعض احباب میلوں پیدل چل کر شامل ہوئے یا سائیکلوں پر آئے۔ دار السلام سے پندرہ افراد کا ایک وفد دو دن کا سفر طے کر کے اس جلسہ میں شامل ہوا۔

سورینام (جنوبی امریکہ) میں دو مختلف ٹی وی چینلز پر جماعت احمدیہ کی طرف سے اسلامی پروگراموں کی پیشکش

(لئیق احمد مشتاق مبلغ سورینام)

رمضان المبارک (۲۰۰۲ء) کے بابرکت ایام میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دو مختلف ٹی وی چینلز پر ۷ ۳ پروگرامز پیش کرنے کی توفیق دی۔ الحمد للہ۔یہ پروگرام اردو اور ڈچ زبانوں میں پیش کئے گئے۔اس طرح ان پروگراموں پر کل وقت دس گھنٹے پندرہ منٹ صرف ہوا۔ان پروگراموں میں چاند دیکھنے کا طریق، رمضان کا آغاز، روزے کی فرضیت واہمیت اور برکات اور اس سے متعلقہ مسائل پر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے روشنی ڈالی گئی اور تمام معلومات مکمل حوالوں کے ساتھ پیش کی گئیں۔ یہ پروگرام روزانہ افطاری سے پہلے پیش ہوتے رہے

قابل ذکر امر یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے علاوہ چار مسلمان فرقوں کی طرف سے بھی پروگرام نشر ہوئے لیکن کسی نے بھی باقاعدہ رمضان کی مناسبت سے پروگرام پیش نہیں کئے بلکہ پاکستان سے منگوائی ہوئی مختلف نعتیں بار بار سنائی گئیں یا چند پاکستانی علماء کی تقاریر کی ویڈیو دکھائی گئی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عوام کی اکثریت نے ہمارا پروگرام دیکھا اور بہت پسند کیا۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان پروگراموں کو نافع الناس بنائے اور یہ جماعت کی ترقی اور قبولیت کا پیش خیمہ ہوں۔

لجنہ اماء اللہ آسٹریا کا پہلا سالانہ اجتماع

لجنہ اماء اللہ آسٹریا کو اپنا پہلا یک روزہ سالانہ اجتماع مشن ہاؤس ویانا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔نظم وعہد کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ آسٹریا محترمہ رضوانہ شفیق صاحبہ نے رمضان المبارک کے حوالہ سے نصائح کیں۔

بعد نماز ظہر وعصر پروگرام کا دوسرا حصہ مختلف علمی مقابلہ جات سے شروع ہوا۔جس میں ممبرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔محترمہ شاہدہ منصور صاحبہ نے اپنی اختتامی تقریر میں سائنسی طریق پر نماز کے فوائد اور اہمیت پر نہایت مؤثر انداز میں روشنی ڈالی۔علمی مقابلہ جات میں اوّل دوم سوم آنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔بعد ازاں سعیدہ بیگم صاحبہ والدہ محترمہ قاضی شفیق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریا نے دعا کروائی۔لجنہ اماء اللہ آسٹریا کے اس پہلے اجتماع میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے۔آمین۔

(روبینہ کوثر جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ویانا آسٹریا)

اعلان نکاح

مکرم مولوی عزیز احمد صاحب ناصر مبلغ [redacted]ھارکھنڈ کا نکاح عزیزہ مبارکہ بیگم بنت مکرم ماسٹر منور احمد صاحب تنویر کالا بن کوٹلی (راجوری) کے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ سالانہ کے تیسرے روز مسجد اقصیٰ قادیان میں مبلغ 30,000 روپے حق مہر پر پڑھا۔رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے نیز عزیز صاحب کے مقبول خدمات دینیہ بجالانے کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر 50 روپے۔(سفیر احمد شمیم نگران جھارکھنڈ)

تقریب رخصتانہ

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مورخہ 02-10-10 کو خاکسار کی بچی نعیمہ بیگم عرف نگہت سلطانہ ساکن چنتہ کنٹہ کا نکاح ہمراہ عبدالمنان صاحب ابن مکرم سید جابر علی صاحب ساکن امر چنتہ مبلغ اکیس ہزار اکاون روپے حق مہر پر پڑھا۔اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے اور نیک صالح وزرینہ اولاد عطا ہو۔آمین۔اعانت بدر 50 روپے۔(عبدالکریم احمدی چنتہ کنٹہ)

درخواست دعا:: میرا سالانہ امتحان ہو چکا ہے۔تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا کرے اور دینی ودنیاوی ترقیات سے نوازے۔ (طارق بشیر نیو ویژن کالج محبوب نگر آندھرا)

مسودات کے بارہ میں ایڈیٹر اور مالی معاملات کے بارہ میں مینجر بدر سے خط وکتابت کریں

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ۱۲/مارچ ۲۰۰۳ء کو درج ذیل تفصیل سے مسجد فضل لندن میں نماز جنازہ پڑھائی اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے:

جنازہ حاضر ::

مکرم بشیر احمد صاحب حیات آف لندن:

مکرم بشیر احمد صاحب حیات آف لندن دل کے حملہ کے بعد سٹروک کی وجہ سے 8 مارچ 2003ء کو لندن کے کنگسٹن ہسپتال میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بوقت وفات ان کی عمر 82 سال تھی۔

مرحوم 1920ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ قادیان سے حصول تعلیم کے بعد 1944ء میں کسوموں (مشرقی افریقہ) چلے گئے جہاں سے 1968ء میں انگلستان چلے آئے۔ کینیا اور انگلستان میں مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔

آپ نے اسلام کی بنیادی معلومات کے بارہ میں سوال و جواب کے انداز میں ایک کتاب لکھی۔ اسی طرح صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نمایاں خدمت دین کی توفیق پانے والے احباب اور خواتین کی حالات زندگی بھی بڑی محنت اور لگن سے مرتب کئے۔ جو اس وقت اشاعت کے مراحل میں ہیں۔ آپ موصی تھے۔ 1966ء میں عمرہ کی سعادت بھی پائی۔

مرحوم بہت نیک مخلص دعا گو اور نظام خلافت سے گہری عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان میں ہمیشہ بڑے ٹھوس علمی سوالات کیا کرتے تھے۔ اس حوالہ سے آپ ساری دنیا میں ایک معروف شخصیت کے مالک تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ مکرمہ صفیہ بیگم حیات صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپکے بڑے بیٹے مکرم رفیق احمد صاحب حیات اس وقت جماعت احمدیہ برطانیہ کے امیر کے طور پر خدمت سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

محترم بشیر حیات صاحب کی اہلیہ مکرمہ صفیہ حیات صاحبہ اور بہو مکرمہ طیبہ حیات صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ محترم بشیر حیات صاحب نے اپنی وفات سے ایک دو ماہ قبل رؤیا میں دیکھا کہ محترم بشیر آرچرڈ صاحب آئے ہیں اور مرے پاس سے گزر گئے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میں اس کو لینے آیا ہوں۔ مگر رؤیا سے یہ پتا نہیں چلتا کہ جس کو لینے آئے ہیں وہ کون ہے۔ تاہم اس سے انہوں نے یہ استنباط کیا کہ ابھی میرے پاس کچھ وقت ہے۔

محترم بشیر حیات صاحب نیک انسان تھے۔ اللہ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مکرم قریشی فیروز الدین صاحب::

مکرم قریشی فیروز الدین صاحب مئی 1925ء میں محترم شبیر محمد قریشی کے ہاں نیروبی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ عرصہ ملازمت کی اور پھر اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار میں شامل ہو گئے۔ 1970ء میں آپ برطانیہ آ گئے۔ اور ابتداً بلیک برن میں آباد ہوئے جہاں سے بعد میں آپ لندن آ گئے۔ 1985ء سے یو کے جماعت میں بطور نائب سیکرٹری مال بڑی محنت اور خاموشی سے خدمت سرانجام دے رہے تھے۔

8 مارچ 2003ء کو 78 سال کی عمر میں برین ہیمرج کی وجہ سے کنگسٹن ہسپتال لندن میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم انتہائی سادہ، ملنسار، اور نیک طبیعت کے مالک تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ بفضل خدا آپ کی ساری اولاد کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جنازہ غائب ::

مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب:

مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب 14 نومبر 2002ء کو کراچی میں بعمر 79 سال انتقال کر گئے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ 4 جون 1923 کو پیدا ہوئے۔ 1953ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ کی شادی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی بیٹی سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ سے ہوئی۔ آپ ایک صائب الرائے اور علمی شخصیت تھے۔ قائد ضلع لاہور اور حیدرآباد رہے۔ وفات کے وقت سیکرٹری تعلیم القرآن کراچی تھے۔ مجالس شوریٰ میں بھرپور نمائندگی کیا کرتے تھے۔ آپ نے بعض اور جماعتی خدمات کی بھی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کے ایک بیٹے نصرت اللہ پاشا صاحب بطور واقف زندگی ڈاکٹر کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور:

مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور کو 25 فروری 2003ء کو 61 سال کی عمر میں شہید کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ 23 اپریل 1961ء کو بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 16 مارچ 1970ء کو وصیت کی۔ کئی سال پہلے دفتر وصیت میں اپنے تجہیز و تکفین کے اخراجات کی رقم جمع کروا چکے تھے۔

1971ء میں آپ نائب امیر ضلع ڈیرہ غازی خان مقرر ہوئے اور جب 1980ء میں راجن پور ضلع بنا تو آپ راجن پور کے امیر ضلع مقرر ہوئے۔ مجالس شوریٰ مرکزیہ میں بھرپور شرکت کرتے اور اپنی آراء پیش کرتے۔ حکومتی آرڈیننس کے تحت آپ پر متعدد مقدمات قائم ہوئے اور آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا شرف حاصل ہوا۔

پسماندگان میں پہلی مرحومہ بیوی مکرمہ بشریٰ صاحبہ بنت میاں عارف محمد صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ سے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں اور دوسری بیوی مکرمہ امتہ المجید صاحبہ سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ انکو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم ڈاکٹر عبدالباری صاحب بنگالی:

مکرم ہومیو ڈاکٹر عبد الباری صاحب بنگالی سابق ہومیو فزیشن وقف جدید فری ڈسپنسری ربوہ مورخہ 27 جنوری 2003ء کو بنگلہ دیش میں بعمر 81 سال وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے 1946ء میں بیعت کی۔ اپنے علاقہ کی بااثر شخصیت تھے اور زمینداری کے پیشہ سے وابستہ تھے۔ بنگلہ دیش بننے کے بعد آپ نے مستقل طور پر ربوہ میں رہائش اختیار کر لی۔ پہلے پرائیویٹ جاب کرتے رہے۔ حضور انور کے منصب خلافت پر متمکن ہونے کے بعد آپ کو وقف جدید کی ڈسپنسری میں تعینات کیا گیا جہاں آپ 20 سال تک روزانہ دو وقت مریضوں کا علاج کرتے رہے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ مبارکہ بیگم صاحبہ کے علاوہ 4 بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم عبدالخالق صاحب لندن میں قیام پزیر ہیں اور مختلف جماعتی خدمات بجالاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم چودھری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک 35 جنوبی سرگودھا:

مکرم چودھری ہدایت اللہ صاحب ابن چودھری مولیٰ بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام دسمبر 2002 کو وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے محبت رکھتے تھے۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ امتہ الودود صاحبہ اہلیہ مبارک چیمہ صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ یو۔ کے کے طور پر خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔

KASHMIR JEWELLERS
کشمیر جیولرز
Mfrs& Suppliers of:
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Main Bazar Qadian (Pb.)
Ph. (S) 01872-21672 (R) 20260 Fax. 20063
E-mail. kashmirsons@yahoo.com

PRIME AUTO PARTS
House of Genuine Spares
Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET
CALCULTTA - 700072 ●2370509

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

امریکہ کے صدر اور برطانیہ کی ملکہ کا سالانہ خرچ

—((مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ آف لندن))—

کچھ عرصہ پہلے دنیا کے چار ممالک امریکہ، برطانیہ فرانس اور روس بگ فور (Big Four) کے نام سے مشہور تھے۔ سیاسی طور پر فرانس اور برطانیہ اب یورپ کا حصہ بن چکے ہیں۔ روس چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہو چکا ہے اور اب سُپر پاور کے نام سے صرف امریکہ ہی مشہور ہے۔ ان تین بڑی طاقتوں میں نظام صدارت ہے اور برطانیہ میں بادشاہت ہے جس میں ملکہ الزبتھ کی حکمرانی ہے۔ احباب کی دلچسپی کے لئے یہاں امریکہ کے صدر اور برطانیہ کی ملکہ کے سالانہ خرچ کا حساب درج کیا جاتا ہے۔

:: امریکہ ::

یہاں صدر کا انتخاب ہر چار سال کے بعد ہوتا ہے ایک شخص صدر کے عہدہ پر زیادہ سے زیادہ دو بار منتخب ہوسکتا ہے۔ امریکہ کے صدر کی تنخواہ زیادہ بڑی رقم نہیں یہ صرف 2 لاکھ ڈالر سالانہ ہے (تقریبا ایک کروڑ روپے) امریکہ میں ایک عام فرم کا ڈائریکٹر بھی اس سے کئی گنا زیادہ رقم کما لیتا ہے لیکن جو سہولتیں امریکہ کے صدر ہونے کی حیثیت سے میسر آتی ہیں وہ حیران کن ہیں۔ اور جب تک کوئی شخص صدر رہتا ہے نہ صرف اپنے خاندان کو بلکہ رشتہ داروں اور دوستوں کو بھی ان سہولتوں سے لطف اندوز کرواتا رہتا ہے۔ جو صدر کے عہدہ کے لئے منتخب ہوتا ہے وہ دنیا کا سب سے زیادہ طاقتور انسان بن جاتا ہے۔

☆......وائٹ ہاؤس امریکہ کے صدر کی رہائش گاہ ہے جو واشنگٹن میں واقع ہے۔ اس کے 132 کمرے ہیں۔ 100 سے زیادہ سٹاف ہر وقت صدر کی خدمت کے لئے موجود رہتا ہے۔

☆......وائٹ ہاؤس کو چلانے کے لئے 150 ملین ڈالر سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔ (جو 7 ارب 50 کروڑ روپے بنتے ہیں) اس میں 1/4 ملین ڈالر وائٹ ہاؤس میں پھولوں پر خرچ ہوتے ہیں۔ جو سالانہ ایک کروڑ پچیس لاکھ اور روزانہ تقریبا 35 ہزار روپے بنتے ہیں۔

☆......فلم دیکھنے کی خاطر صدر کے لئے ایک THEATRE ہے اور یہ عام دستور ہے کہ جب بھی کوئی نئی فلم بنتی ہے پہلے صدر صاحب دیکھتے ہیں اس کے بعد پبلک کو Release کی جاتی ہے۔

☆......صدر کی سہولت کے لئے ایک GYMHASIUM ہے جو ہر قسم کی موجودہ مشینریوں سے آراستہ ہے۔

☆......صدر کی ورزش کے لئے اس میں ایک SWIMMING POOL، TENNIS COURT، SAUNA BATH اور BOWLING ALLEY کی سہولتیں ہیں۔

☆......اگر صدر کھیلتے ہوئے یا اور کوئی کام کرتے ہوئے زخمی ہو جائے تو ایک ڈاکٹر چوبیس گھنٹے وائٹ ہاؤس میں موجود رہتا ہے تاکہ صدر صاحب کا فوری طور پر معائنہ ہو سکے۔

☆......اگر صدر یا ان کی اہلیہ کو پکایا ہوا کھانا پسند نہ آئے تو باہر کئی ریسٹورنٹ ان کی DISPOSAL پر ہوتے ہیں اور 35 کاروں کا ایک دستہ ہر وقت صدر کو باہر لے جانے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

☆......وائٹ ہاؤس کے 70 میل شمال کی طرف CAMP - DAVID کا ایک علاقہ ہے یہ بھی صدر کے استعمال کے لئے مخصوص ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر ہر وقت وائٹ ہاؤس میں تیار رہتا ہے جو صدر کو ہفتہ اور اتوار کے دن 30 منٹ میں وہاں پہنچا دیتا ہے تاکہ صدر صاحب WEEK END پر خاموشی سے واشنگٹن سے دور کام کر سکیں یا آرام کر سکیں۔ پہلے اس جگہ کا نام صدر FRANKLIN RODSEVELT نے SHANGRI-LA رکھا تھا لیکن جب EISHENHOWER امریکہ کے صدر بنے تو انہوں نے اس کا نام اپنے پوتے کے نام پر بدل کر CAMP DAVID رکھ دیا۔

☆......CAMP DAVID میں ایک خاص حصہ جو چار بیڈ روم پر مشتمل ہے صدر صاحب کے لئے مخصوص ہے اس علاقہ کے اردگرد پہاڑوں پر مہمانوں کے لئے رہنے کی جگہ میسر ہے اس کے بہت سے کمیٹی رومز ہیں۔ جنگ عظیم دوم کے دوران D-DAY کے لئے پلان اس جگہ تیار کیا گیا تھا۔ سابق صدر جمی کارٹر نے مشرق وسطیٰ کا معاہدہ جو اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ہوا تھا اسی جگہ پر طے کیا تھا۔

☆......صدر کے لئے وائٹ ہاؤس کی طرح یہاں بھی BOWLING ALLEY SWIMMING POOL، CLAY TENNISCOURT، PIGEON SHOOTING اور GOLF COURSE کی سہولتیں موجود ہیں۔

☆......سب سے بڑا عجوبہ جو صدر امریکہ کے استعمال کے لئے ہے وہ AIR FORCE ONE ہے یہ BOEING 747 جہاز ہے اس میں دنیا کی ہر سہولت موجود ہے۔ اس کو اُڑتا ہوا وائٹ ہاؤس کہا جاتا ہے۔ EMERGENCY کی حالت میں صدر امریکہ اس جہاز میں ہوا میں چلا جاتا ہے اور اسی جہاز سے کام کرتا ہے۔ 11 ستمبر 2001 کے موقع پر صدر بش وائٹ ہاؤس میں کام کرنے کی بجائے اسی جہاز میں پرواز کر گئے تھے اور اس وقت تک واپس وائٹ ہاؤس واپس نہیں آئے جب تک حالات قابو میں نہ آگئے۔ اس جہاز میں وائٹ ہاؤس والے ٹیلیفون نمبر ہی کام کرتے ہیں اور یہ جہاز 40000 فٹ کی بلندی پر پرواز کرتا ہے جہاں سے آپ ہر جگہ فیکس بھی کر سکتے ہیں اور RECEIVE بھی کر سکتے ہیں۔ اس جہاز کا خرچ 40 ہزار ڈالر فی گھنٹہ ہے۔

اس سے زیادہ رقم صدر اپنے عہدے سے فارغ ہونے کے بعد کما لیتا ہے۔ پنشن کے علاوہ ساری عمر SECRET SERVICE کی حفاظت ان کو ملتی ہے۔ کئی ملین ڈالر ہر صدر اپنی یادداشتیں کتاب کی شکل میں لکھ کر کما لیتا ہے۔ اس کے علاوہ جب کبھی کوئی ادارہ سابق صدر کو لیکچر کے لئے دعوت دیتا ہے تو صدر کی فیس 50000 ڈالر سے 80000 ڈالر فی لیکچر ہوتی ہے۔

:: برطانیہ ::

اس ملک میں وزیر اعظم پارلیمنٹ کے ذریعہ حکومت چلاتا ہے۔ لیکن صدر کی بجائے بادشاہت کا نظام رائج ہے۔ موجودہ ملکہ الزبتھ نے اسی سال اپنی گولڈن جوبلی منائی ہے اس موقعہ پر پہلی بار حکومت نے ملکہ کے سالانہ اخراجات کی تفصیل شائع کی ہے۔ ملکہ برطانیہ کی سرکاری رہائش گاہ لندن میں BUKINGHAM PALACE ہے۔ اس میں 200 سے زائد کمرے ہیں۔ اس کے ساتھ 42 ایکڑ کا باغ ہے جہاں غیر ملکی مہمانوں اور دوسرے بڑے بڑے FUNCTIONS کا انتظام کیا جاتا ہے۔ برطانیہ میں ملکہ کے استعمال کے لئے آٹھ پیلیس مختلف جگہوں پر واقع ہیں ان میں بکنگھم پیلیس کے علاوہ ونڈسر کیسلے ہے جہاں ملکہ دوران سال کئی بار جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بالنورل کیسلے ہے جہاں ملکہ گرمیوں کا موسم گزارتی ہے ان کی شہرت بہت زیادہ ہے۔ بکنگھم پیلیس میں تقریبا پچاس سے اسی ہزار مہمانوں کو ہر سال ENTERTAIN کیا جاتا ہے اور تقریبا 17 لاکھ غیر ملکی ہر سال ان پیلیس کو دیکھنے آتے ہیں۔ برطانیہ کے ان آٹھ پیلیس کی دیکھ بھال کے لئے 15.5 ملین پونڈ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

☆......ملکہ برطانیہ پر سالانہ خرچ 35.295 ملین پونڈ ہوتا ہے۔

☆......ملکہ کی زیر نگرانی اور ماتحت 283 افراد ہیں۔ ان کی تنخواہیں 8 ملین پونڈ ہیں۔

☆......ملکہ کا سالانہ سفر خرچ 5 ملین پونڈ ہے۔

☆......خوراک اور سرکاری دعوتیں 1/2 ملین پونڈ

☆......پبلک دعوتیں 1/2 ملین پونڈ

☆......کاروں کا سالانہ خرچ 37 ہزار پونڈ

☆......پٹرول کا سالانہ خرچ 44 ہزار پونڈ

☆......سٹیشنری 71 ہزار پونڈ

☆......پھول وغیرہ 24 ہزار پونڈ

☆......ڈاک کا خرچ 700 ہزار پونڈ

☆......کمپیوٹر کا خرچ 84 ہزار پونڈ

☆......لانڈری 61 ہزار پونڈ

☆......Carriage Processions 82 ہزار پونڈ

☆......شراب کا خرچ 97 ہزار پونڈ

☆......بجلی کا خرچ 323 ہزار پونڈ

☆......ٹیلیفون کا خرچ 690 ہزار پونڈ

☆......GAS کا خرچ 334 ہزار پونڈ

☆......پانی کا خرچ 264 ہزار پونڈ

☆......ملکہ سال میں 418 دفعہ سفر کرتی ہیں اور ہر سفر پر 500 پونڈ خرچ آتا ہے۔

☆......پرنس آف ویلز جب گاڑی پر سفر کرتے ہیں تو اس کا خرچ 24 ہزار پونڈ ہوتا ہے۔

☆......پرنس آف ویلز کا ہیلی کاپٹر کو استعمال کرنے کا خرچ سالانہ 900 پونڈ ہے۔

☆......ایک ریل گاڑی صرف ملکہ کے استعمال کے لئے مخصوص ہے جو سال میں صرف پندرہ بار استعمال کی جاتی ہے۔ اس کی دیکھ بھال پر 703 ہزار پونڈ سالانہ خرچ ہوتے ہیں۔

☆☆☆

توسیع میعاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہندوستان کے جملہ صوبائی امراء کے میعاد عہدہ میں 30 جون 2005ء تک کیلئے توسیع فرما دی ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان نے زیر ریزولیشن نمبر 176/8-3-03 خ میں ریکارڈ کر لیا ہے۔ تمام احباب جماعت مطلع رہیں۔ (قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان)

شکریہ احباب

میرے خاوند محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مرحوم کی وفات پر اندرون و بیرون ملک بہت سے بھائی بہنوں نے بذریعہ فون، خطوط و فیکس میرے ساتھ اور بچوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا ہے۔ خاکسارہ سب کی شکر گزار ہے اور فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے اس اعلان کے ساتھ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو اس غم میں میرے ساتھ شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔

(آمنہ بیگم اہلیہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مرحوم قادیان)

درخواست دعا

مکرم جمال الدین صاحب آف گارلہ پاڑا (محبوب نگر آندھرا) اپنے اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی، دینی و دنیوی ترقیات، جماعت احمدیہ گارلہ پاڑا کے استحکام کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 200/=

(رفیق احمد مالاباری قادیان)

بغداد میں امریکہ اور اتحادیوں کی خونی ہولی!

امریکی رپورٹ کے مطابق سال 2002ء ہندوستان کیلئے نہایت خراب سال تھا جبکہ ہزاروں بے گناہ لوگ گجرات میں مذہبی فسادات کا شکار ہوئے لیکن حیرت ہے کہ امریکی ادارے اس قسم کی بات کہنے کی جرأت کیسے کرتے ہیں جبکہ تمام دنیا عراق پر امریکی جنگ کو ناانصافی اور قتل عام کی ایک بدترین مثال قرار دے رہی ہے۔

اخباری نامہ نگاروں کے مطابق ان دنوں بغداد میں میزائلوں کے ٹوٹے ہوئے اور بکھرے ہوئے ٹکڑے ادھر ادھر کہیں بھی مل جائیں گے جی ہاں وہی ٹکڑے جو روزانہ کئی عراقیوں کو بری طرح موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں اور انہیں بری طرح زخمی کر رہے ہیں۔

ہسپتالوں میں عراقی زخمیوں کی چیخوں سے عجیب کہرام برپا ہے ایک نامہ نگار کے مطابق ہسپتال کے بستر پر دو سال کی سعیدہ جعفر پٹیوں سے لپٹی پڑی ہے معصوم لڑکی کی ناک میں ایک ٹیوب لگی ہے اور ایک ٹیوب پیٹ میں لگی ہے اس کے چہرے پر صرف دو چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور تھوڑی نظر آرہے ہیں باقی تمام چہرہ پٹیوں میں لپٹا ہوا ہے اس کے بالکل ساتھ تین سال کا محمد عامر ہسپتال کے گندے بستر پر لیٹا ہے اس کے چہرے اور ہاتھ پیر پر پٹیاں بندھی ہیں۔ ایسے ہی زخمی اور مردہ آتے چلے جارہے ہیں اور ان کے ساتھ آنے والے ان کے لواحقین کا شور و ماتم ہسپتال کی عمارت کو ہلا رہا ہے۔ جی ہاں یہ منظر ہے بغداد کے اس النور ہسپتال کا جہاں کا ساز و سامان سب باوا آدم کے زمانے کا معلوم ہوتا ہے۔ ضرورت کی دوائیوں کا فقدان ہے۔ ڈاکٹروں کی کمی ہے اور اس ہسپتال کا ایک بڑا حصہ امریکی بمباری کا شکار ہو کر بند ہو چکا ہے۔

ہسپتال کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اکثر لوگ میزائل کے ٹکڑوں کے جسم میں دھنس جانے کی وجہ سے زخمی ہوئے ہیں جس سے زخموں کے ساتھ ساتھ جسم میں زہر کے پھیلنے کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔

پچھلے ہفتے بغداد میں آنے والے خوفناک ریگستانی طوفان میں امریکی افواج کی جانب سے معصوم عوام پر حملہ کر دیا گیا حالانکہ ایسے طوفان میں گھروں کے اندر رہنا بھی مشکل ہو جاتا ہے پھر بھی ایسے خوفناک حالات میں عوام کو گھر بار چھوڑ کر بھاگنا پڑا جس میں ہزاروں ہلاک ہو گئے اور ہزاروں زخمی حالت میں بھوک و پیاس کی برداشت نہ کر کے دم توڑ گئے۔

بغداد پر امریکی ہوائی حملہ عموماً رات کے وقت ہوتا ہے ایسے میں اوّل تو کئی روز سے عراقی عوام راتوں کو جاگ کر گزار رہے ہیں بچے خوفناک آوازوں سے دہل جاتے ہیں دوسرے اگر کہیں انسانی آبادی پر حملہ ہو جائے تو پھر رات کی تاریکی میں سوائے ہوش و حواس گم ہو جانے کے بھلا اور کیا سوجھ سکتا ہے۔

امریکہ برطانیہ اور ان کے اتحادیوں کے خوفناک درندے معصوم انسانوں کے ہاتھ یہ خوفناک ہولی کب تک کھیلتے رہیں گے اللہ ہی جانے۔ لیکن ایک بات طے ہے کہ یہ لوگ عراقی عوام کے ہرگز دوست نہیں ہیں۔! (اخبارات سے ماخوذ) ☆☆☆☆

آئینۂ پاکستان

پاکستان میں بدترین قبائلی غارت گری

بلوچستان کے بگتی قبائل کے کلاشنکوفوں اور راکٹ لانچروں سے مسلح جرائم پیشہ افراد کا شمور (صوبہ سندھ) میں دن دہاڑے دھاوا بول دیا۔ 26/افراد ہلاک اور درجنوں بے گناہ افراد زخمی ہو گئے۔ بگتی ڈاکو 8/افراد کو بلوچستان کی جانب اغوا کر کے لے گئے ہیں۔ ڈاکو ڈبل ڈور ڈالا ویگنوں پر سوار تھے جن کی تعداد تقریباً 30/40 کے قریب تھی۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز صبح 8 بجے تقریباً تیس سے چالیس کلاشنکوفوں اور راکٹ لانچروں سے۔ مسلح افراد جن کا تعلق بلوچستان کے بگتی قبائل سے بتایا جاتا ہے کشمور شہر (صوبہ سندھ) میں گھس آئے اور آتے ہی وہاں پر مقیم مزاری قبائل کے گھروں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ اس کے بعد اڈہ ویگن پر اور شہر میں مختلف مقامات پر بھی فائرنگ کرتے رہے۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے مختلف جگہوں پر مجموعی طور پر 26/افراد ہلاک ہو گئے جبکہ درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ اس دوران کئی راہگیر اور جانور بھی ہلاک ہو گئے۔ ڈاکو 8/افراد کو اغوا کر کے بلوچستان کی جانب لے گئے ہیں۔ فائرنگ تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی بتایا جاتا ہے کہ ڈاکو 3 ڈبل ڈور ڈالا ویگنوں پر سوار تھے۔ ڈالوں کے اوپر بتیاں بھی نصب تھیں۔ سب سے پہلے (عیسانی) مزاری قبائل کے افراد کے گھروں کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجہ میں متعدد افراد ہلاک ہوئے۔ اس کے بعد پورے شہر میں فائرنگ کر کے خوف و ہراس پھیلا دیا گیا۔ ہلاک و زخمی اور اغوا ہونے والوں میں مزاری قبائل کے علاوہ دیگر کئی قبائل کے افراد بھی شامل ہیں۔ علاقے میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ گھوٹکی، سکھر، خیرپور اور شکارپور اضلاع سمیت سات اضلاع کی پولیس کشمور طلب کی گئی۔ مقتولوں کے ورثاء لاشیں قومی شاہراہ پر رکھ کر دھرنا دیکر بیٹھ گئے جس سے سندھ بلوچستان سے پنجاب کی ٹریفک معطل ہو گئی۔ ایک عرصہ سے جاری مزاری بگتی قبائل کی جنگ انتہا کو پہنچ چکی ہے اور اب تک درجنوں افراد موت کی آغوش میں جا چکے ہیں جبکہ کافی تعداد میں بے گناہ افراد اغوا ہوئے اور بھاری تاوان کی ادائیگیوں کے بعد رہا ہوتے رہے ہیں۔ ☆

پاکستانی پنجاب میں جیلوں میں قیدیوں کی بڑھتی ہوئی اموات اور خودکشیاں۔

وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی کے مشیر برائے انسانی حقوق رانا اعجاز نے صوبے بھر کی جیلوں میں آئے روز ہونے والی اموات اور خودکشیوں پر آئی جی جیل خانہ جات سے اس سلسلے میں رپورٹ طلب کر لی ہے اور اڈیالہ جیل راولپنڈی سمیت صوبے بھر کی جیلوں کے ہسپتالوں میں بھتہ لے کر صحت مند قیدیوں کو جگہ فراہم کرنے پر متعلقہ انتظامیہ کو سخت وارننگ دی ہے۔ پچھلے دنوں این جی اور انٹرنیشنل ہیومن رائٹس مانیٹرنگ کے صدر الفت کاظمی کی طرف سے پیش کی جانے والی جیلوں کی ناقص کارکردگی سے متعلق رپورٹ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر رانا اعجاز نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اڈیالہ جیل سمیت صوبے بھر کی جیلوں کے ہسپتالوں میں متعلقہ انتظامیہ بھاری بھتہ لے کر صحت مند قیدیوں کو داخل کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو ذمہ دار افراد اس قسم کی بدعنوانیوں میں شامل پائے گئے ان کے خلاف موقع پر ایکشن لے لیا جائے گا۔ رانا اعجاز نے آئی جی جیل خانہ جات کو فوری طور پر جیلوں میں ہونے والی بڑے پیمانہ پر خودکشیوں اور دیگر وجوہات سے شرح اموات میں اضافے کی تحقیقات کا حکم بھی دیا ہے۔ ☆

پاکستان کی کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری پر دوسرے ممالک کو جوہری اسلحہ کا پروگرام دینے کا الزام۔

امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان کی کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری ایک دوسرے ملک فرد یا ادارے کو تباہ کن ہتھیار حاصل کرنے یا بنانے میں مدد دے رہی ہے۔ پاکستانی روزنامہ خبریں کے مطابق یہ الزام امریکہ کے اس اعلان میں شامل ہے جو اس نے اے کیو خان ریسرچ لیبارٹری کے خلاف تجارتی پابندیاں عائد کرنے کیلئے جاری کیا۔ اسلام آباد میں امریکی سفارتخانے نے کہا ہے کہ پابندیاں اس لئے لگائی گئی ہیں کیونکہ کے آر ایل نے ایک دوسرے ملک ادارے یا فرد کو ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی کوششوں میں مواد فراہم کرنے میں مدد کی تاکہ دوسرا ملک اس مواد کو وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے بنانے ہی استعمال میں لاسکے۔ پابندیاں عائد کرنے کے فیصلہ کو ایٹمی اسلحہ کے عدم پھیلاؤ کو سزا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ امریکی سفارتخانے کے ترجمان نے اے ایف پی کو بتایا کہ اطلاعات میں دوسرے ملک فرد یا ادارے کے نام کا ذکر موجود نہیں۔ کے آر ایل کے بارے میں گمنام امریکی عہدیدار گزشتہ برس سے الزامات لگاتے چلے آرہے ہیں کہ پاکستان نے یورینیم افزودہ کرنے کے آلات کے ڈیزائن شمالی کوریا کو مہیا کر کے اس کی ایٹمی ہتھیار بنانے میں مدد کی۔ ادھر امریکی عہدیداروں نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستانی فرم کہوٹہ ریسرچ لیبارٹری اور شمالی کوریا کی فرم چانگ گیانگ سینونگ پر بھی پابندیاں عائد کی ہیں۔ یہ پابندیاں پاکستانی فرم اور شمالی کوریا کے درمیان میزائلوں کے پرزہ جات اور سامان کے لین دین کی بنا پر لگائی گئی ہیں۔ ☆

عراق کے شمال مشرق میں 'انصار الاسلام' کے کیمپ میں ہتھیاروں کی تلاش جاری ہے۔ امریکی جنرل

عراق کے شمال مشرق میں ایران کی سرحد پر امریکی فوج اسلام پسندوں کے ایک کیمپ کی تلاش جاری رکھے ہوئے ہے جس کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہاں کیمیاوی ہتھیار بنانے کی کوشش کی جارہی تھی۔ امریکی فوج کے جوائنٹ چیف آف اسٹاف جنرل رچرڈ مائرز نے کہا کہ اس کیمپ کی تلاشی میں ایک ہفتے کا وقت لگ سکتا ہے لیکن ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ابھی تک وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے کوئی ہتھیار نہیں پائے گئے ہیں۔ ایران کی سرحد پر یہ کیمپ اسلامی پسند تنظیم انصار الاسلام کا ہے اور عراق کے کرد علاقے میں واقع ہے جہاں صدر صدام حسین کی حکومت کا مکمل کنٹرول نہیں ہے۔ چند دن قبل ایک مشترکہ کاروائی کے دوران امریکی فوج اور کرد گوریلاؤں نے انصار الاسلام کے اس کیمپ پر قبضہ کر لیا خطے میں بی بی سی کے مطابق ایران کی سرحد کے قریب 'بیارا' میں واقع اس صدر دفتر پر کئی گھنٹوں کی لڑائی کے بعد قبضہ کیا گیا۔ شمالی عراق میں امریکی فوج کی یہ پہلی کاروائی تھی۔ اس کاروائی میں کرد چھاپہ ماروں نے خصوصی امریکی دستوں کی مدد سے انصار الاسلام کے صدر دفتر پر قبضہ کر لیا تھا تقریباً پانچ ہزار کرد گوریلاؤں نے اس لڑائی میں حصہ لیا تھا۔ حملہ کرنے والے کرد گروپ پیٹریاٹک یونین آف کردستان کے ایک ترجمان نے کہا تھا کہ اس کاروائی میں انصار الاسلام کے تقریباً ستر اراکین ہلاک ہو گئے تھے اور باقی ایران کی سرحد کی جانب فرار ہو گئے تھے۔ ☆

عراق میں پہنچنے والے چار ہزار فدائیوں کو مشن سونپ دیئے گئے

فدائی مشن پر عراق پہنچنے والے 4 ہزار رضا کاروں کو مختلف امور سونپ دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ رضا کاروں میں اسلامی جہاد فلسطینی تنظیم کے ارکان بھی شامل ہیں جنہیں بغداد پہنچنے پر مختلف سمتوں میں روانہ کر دیا گیا ہے۔ ☆

باقی صفحہ (16) پر ملاحظہ فرمائیں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly **BADR** Qadian
Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:52 8 April 2003 Issue No.14

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $:40 euro
By Sea : 10 £ 0r 20 U.S $

طاہر ہومیو پیتھک ربوہ (پاکستان) خدمتِ انسانیت کا ایک لامثال ادارہ

پاکستان کے ایک معروف قلمکار کا آنکھوں دیکھا حال

پاکستان کے معروف اہل قلم جناب عبداللہ خالد صاحب طاہر ہومیو پیتھک ربوہ کا آنکھوں دیکھا حال روزنامہ ''دن''لاہور 2جنوری 2003ء میں تحریر کرتے ہیں.............................(ادارہ)

پاکستان کے اہل قلم جناب عبداللہ خالد خان صاحب کالم نویس کا آنکھوں دیکھا احوال۔آپ تحریر فرماتے ہیں:

''راقم بھی ماحول کی آلودگی کا شکار ہو چکا ہے۔ میری بیماری مجھے کاندھوں پے لادے قریہ قریہ لئے پھرتی ہے۔ایک دوست نے بتایا کہ ربوہ میں ایک ڈاکٹر صاحب ہیں ان سے ملو۔ربوہ کا نام سنتے ہی ہم نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔آج کل کسی مسلک کی مسجد میں ایک نماز پڑھ کر باہر آتے ہی اس فرقے سے نتھی کرنے کا چلن ہے۔

ایسے ''خونخوار ماحول''میں ربوہ جانا خطرے سے خالی نہ تھا۔لیکن بیماری نے تمام خطرات مول لینے پر مجبور کر دیا۔چنانچہ ہم عازم ربوہ ہوئے۔اس شہر کو اب چناب نگر کا نیا نام دیا گیا ہے۔یہ واحد شہر ہے جس کا عربی نام تبدیل کر کے فارسی نام رکھا گیا ہے۔ چناب نگر پہنچ کر ہمیں ڈاکٹر وقار بسراء کے کلینک کی تلاش تھی۔ہمارے ذہن میں آراستہ کلینک کا خاکہ پہلے سے موجود تھا مگر منزل مقصود پر پہنچے تو سامنے کسی کلینک یا مطب کی بجائے ایک پنڈال کا نقشہ نظر آیا۔جی ہاں! ایک کھلے پلاٹ میں قناتیں لگا کر بنچ بچھا دیئے گئے تھے۔جن پر مریض بیٹھے تھے۔جونہی کوئی نیا مریض پنڈال میں داخل ہوتا تو ڈاکٹر صاحب کے ماتحت عملہ میں سے ایک صاحب نئے مریض سے نام پتہ معلوم کرتے اور اسے ٹوکن تیار کر دیتے۔

ابھی ہم مریضوں کے اس ''جلسہ عام'' سے ہی محظوظ ہو رہے تھے کہ اچانک پنڈال میں ڈاکٹر وقار بسراء نمودار ہوئے۔انہوں نے سفید Overall پہن رکھا تھا۔سات فٹ کے قریب قد اور امریکن ریسلنگ کے کھلاڑیوں جیسا وجود ان کے وقار میں اضافہ کر رہا تھا۔وہ چلتے چلتے ایک مخصوص کونے میں کھڑے ہو گئے۔وہاں کرسی میز جیسے تکلفات نہیں تھے۔ایک اہلکار نے ان کے سامنے سلیقے سے Dais رکھ دیا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ڈاکٹر صاحب مریضوں سے خطاب فرمائیں گے،مگر ایسا نہیں ہوا۔ان کے معاون جنہیں چیمہ صاحب کہا جا رہا تھا،وہ اٹھے اور مریضوں کے نام پکار کر باری باری انہیں ڈائس کے سامنے لے جاتے۔ڈاکٹر صاحب کھڑے کھڑے تشخیص کرتے اور نسخہ لیبارٹری میں چلا جاتا۔

اس انوکھے کلینک کو دیکھ کر یوں محسوس ہو رہا تھا کہ بیمار حضرات اپنی اپنی بیماری کا ''کورٹ مارشل'' کروانے یہاں پہنچے ہیں۔صبح ۹ بجے سے ۳ بجے سہ پہر تک انہوں نے لگ بھگ تین سو مریضوں کو کھڑے کھڑے دیکھا۔یہ بھی ایک انوکھا ورلڈ ریکارڈ ہے کہ ایک ڈاکٹر صبح ۹ بجے سے ۳ بجے تک نان سٹاپ اور کھڑے کھڑے تشخیص و تجویز کے فرائض سرانجام دیتے ہیں اور اس تمام عرصہ میں معالج کے چہرے پر مسکراہٹ،اطمینان اور شفقت کے تاثرات نمایاں رہتے ہیں۔

شاید ڈاکٹر وقار بسراء کو پاکستانی قوم کے مصائب،مسائل اور دکھوں کا بھید معلوم ہو چکا ہے۔وہ جانتے ہیں کہ یہاں کی ۷۰ فیصد آبادی خط غربت کے 'پل صراط' پر جھول رہی ہے۔انہیں کمرشلزم کے زہرناک ماحول میں بلکتی انسانی قدروں اور سہاروں کے متلاشی غریبوں کے دکھ سکھ معلوم ہیں۔اسی لئے انہوں نے روزانہ صبح ۹ تا ۳ بجے ''اوپن ائر کلینک'' میں معاوضہ یا فیس جیسی ''منفی قدر'' کو پھٹکنے نہیں دیا۔ مستزاد یہ کہ تجویز کردہ تمام دوائیں بھی ان کی طرف سے مریضوں کو بلا معاوضہ دی جاتی ہیں۔یوں معلوم ہوتا تھا کہ ڈاکٹر وقار بسراء مریضوں کو 'گاہک' کی بجائے دوست سمجھتے ہیں اور اپنی ''فری سروس'' کا تحفہ دیتے ہوئے کہہ رہے ہیں:

''در دوستاں حساب نیست''

ہمیں ڈاکٹر وقار بسراء کی بے غرضی اور انسان دوستی دیکھ کر تقسیم سے قبل تحصیل کھاریاں کے مشہور گاؤں ''دھوریہ'' کے ڈاکٹر دولت رام یاد آ گئے جنہیں ۱۹۴۷ء میں ''دھوریہ'' کے مکینوں نے بھارت جانے سے روک لیا تھا۔گاؤں کے لوگ اس مہربان اور شفیق ڈاکٹر کو خود سے جدا نہیں کرنا چاہتے تھے۔ڈاکٹر دولت رام بلا تمیز مذہب و ملت مریضوں کو دیکھتے اور غرباء کی مدد بھی کرتے۔ڈاکٹر دولت رام بھی اپنی جنم بھومی چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔مگر اچانک ملک میں رہ جانے والے غیر مسلم لوگوں پر حملوں کی لہر نے سر اٹھایا تو گاؤں کے لوگوں نے ڈاکٹر دولت رام کی زندگی بچانے کی خاطر ان سے جدا ہونا گوارا کر لیا۔

ڈاکٹر دولت رام گاؤں سے الوداع ہوتے وقت اپنا تمام سامان بیواؤں اور بے سہارا لوگوں میں تقسیم کر چکے تھے۔اپنی جمع پونجی انہوں نے مسلمان صوفیاء کی درگاہوں کی نذر کر دی۔اپنا آبائی مکان اپنے ہاتھوں مقفل کیا اور صدر دروازے پر روتے ہوئے لکھا۔

خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

ڈاکٹر دولت رام ہوں یا ڈاکٹر وقار بسراء،ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم ایسے عظیم انسانوں کی مسیحائی،خلوص اور انسان دوستی کا صلہ کیا دے رہے ہیں؟ ہمیں کیا بھول گیا ہے۔

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

بیمار معاشرے کا چڑچڑاپن اور تنگ نظری ہمیں تاریک راستوں اور منفی رویوں کی زوال آمادہ راہوں پے لے جا رہی ہے۔ہماری قوت برداشت اور سانجھ سنگت کی آرزوئیں پامال ہو رہی ہیں۔کاش بیمار انسانوں کا علاج کرنے والے مسیحا بیمار معاشروں کا علاج بھی شروع کریں تو شاید ہمارا جاں بہ لب معاشرہ بھی زندگی،روشنی،امید اور خیر کی طرف لوٹ آئے''۔

(روزنامہ 'دن' لاہور۔ ۲/جنوری ۲۰۰۳ء صفحہ ۱۱)

قارئین یہ معلوم کر کے یقیناً مسرت محسوس کریں گے کہ ربوہ کے اس اہم مرکزی ادارہ کی مستقل اور شایان شان پختہ عمارت کی تعمیر کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے عطا فرما دی ہے اور اس کا نام ''طاہر ہومیو پیتھک کلینک اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' رکھا ہے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن 7-3-03)

بقیہ صفحہ :: (15)

برطانیہ میں مسلمانوں پر حملے مساجد میں پٹرول بم پھینکے گئے

برطانیہ میں مسلمانوں کے خلاف فرقہ وارانہ حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا جس سے ہزاروں پاکستانی باشندوں کی زندگیاں سنگین خطرات سے دوچار ہیں۔ بھارتی خبر رساں ادارے پی ٹی آئی کے مطابق عراق پر امریکی حملے کے بعد یارک شائر اور ڈیوسبری میں برطانوی انتہا پسندوں کی جانب سے مسلمانوں بالخصوص عراقی باشندوں کی مسلمانوں کی مساجد اور ان کے کاروباری اداروں پر حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ شمالی انگلینڈ میں ایک عراقی شہری کے ریستوران پر پٹرول بم سے حملہ کیا گیا اس کے علاوہ ڈیوسبری کی مدینہ مسجد اور یارک شائر میں واقع مسجد پر بھی پٹرول بم پھینکے گئے جس سے ان مساجد کو شدید نقصان پہنچا جبکہ مسلم خواتین کو گالیاں دینے کے علاوہ ان کے گھروں پر پتھراؤ بھی کیا جاتا ہے۔ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں موجود ہزاروں پاکستانی ٹیکسی ڈرائیوروں کو قتل کئے جانے کی دھمکیاں دیئے جانے کے علاوہ ان کے ساتھ ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔☆

بوسنیا میں جدید یورپ کی تاریخ میں بدترین نسل کشی۔8سال قبل قتل ہونے والے چھ سو مسلمانوں کی نماز جنازے میں ہزاروں افراد کی شرکت۔

بوسنیا کے شہر سربرنتسیا میں ہونے والے قتل عام میں ہلاک ہونے والے تقریباً چھ سو مسلمانوں کی اجتماعی نماز جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی ہے۔سن انیس سو پچانوے میں ہونے والا مسلمان مردوں اور لڑکوں کا یہ قتل عام جدید یورپ کی تاریخ میں بدترین نسل کشی سمجھا جاتا ہے۔شہر کے مضافات میں ایک قبرستان میں تقریباً چھ سو لوگوں کی باقیات دفن کی جا رہی ہیں۔سربیائی فورسز نے بوسنیا میں لڑائی کے دوران سربرنتسا پر قبضے کے دوران لگ بھگ آٹھ ہزار مسلمانوں کو قتل کر دیا تھا۔اگرچہ اس شہر کو اقوام متحدہ کی جانب سے محفوظ قرار دیا گیا تھا۔اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ ہلاک ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کی شناخت کی جائے اور ان کے نام کتبے اس قبرستان میں نصب کئے جائیں تاکہ آئندہ نسلیں انہیں یاد کر سکیں۔ہلاک ہونے والے افراد کی نشاندہی ڈی این اے ٹیکنالوجی کے ذریعے کی جائے گی۔قتل عام کے آٹھ سال گزر جانے کے بعد بھی اس شہر کے قریب دیہاتوں میں اجتماعی قبریں برآمد ہو رہی ہیں جن میں سربیائی فورسز نے مسلمانوں کو قتل کر کے چھپا دیا تھا☆